جلد ۷ | ۱۷ شہادت ۱۳۳۷ھ ش | ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ | ۱۷ اپریل ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۴

فرقہ وارانہ کشیدگی اور اس کا علاج

بھارت سے فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کرنے کے لئے اخلاقی حفظ ماتقدم کا ایک علاج ذیل کے خط میں خاکسار نے سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی کی خدمت میں لکھا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز جب ملک کے لیڈروں کے سامنے رکھی تھی تو آپ نے اسی وقت اہل ملک کی اخلاقی پستی اور گراوٹ کے پیش نظر فرمایا تھا کہ افسوس ہے کہ اس تجویز کی صحت کا اقرار کرنے کے باوجود ملک کے لیڈر اور عوام اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ چنانچہ اب یہ کشیدگی دن بدن روز افزوں ہے اور حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔

انہی حالات کی وجہ سے جو ملک کی بدقسمتی کی علامت ہیں۔ جناب ایڈیٹر صاحب ریاست نے اس تجویز کو قابل عمل نہیں قرار دیا۔ لیکن اس میں تجویز کا نقص نہیں بلکہ اہل ملک کا قصور ہے ذیل میں اصل خط اور اخبار ریاست کا نوٹ قارئین حضرات کے افادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

(برکات احمد راجیکی ناظر امور عامہ قادیان)

"جناب سردار صاحب۔ آداب و تسلیمات
ملک میں تفرقہ و انشقاق کو روکنے کے لئے آپ اپنے موقر اخبار کے ذریعہ سے جو کوشش فرما رہے ہیں۔ بالخصوص ہندوؤں اور [illegible]ھوں کے باہمی تعلقات میں کشیدگی کو دور کرنے کے لئے آپ جو تجاویز وقتاً فوقتاً اہل ملک کے سامنے رکھتے ہیں۔ وہ بہت مؤثر اور قابل عمل ہیں۔ اور ملک و قوم کا ہر بہی خواہ آپ کا ممنون احسان ہے۔

اس تعلق میں خاکسار بھی آپ کی خدمت میں فرقہ وارانہ منافرت اور عناد کو دور کرنے کے لئے ایک ضروری تجویز پیش کرتا ہے۔ اگر پسند خاطر ہو تو اس اصول پر اصلاح کرنے کی کوشش فرمائیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ ملک میں مختلف قوموں کی باہمی کشیدگی اور دشمنی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک قوم کا کوئی فرد منافرت خیز تقریر کرتا ہے یا اشتعال انگیز تحریر لکھتا ہے جس سے کسی دوسری قوم کے مذہبی یا قومی جذبات کو ٹھیس لگتی ہے تو دوسری قوم کے افراد اور لیڈروں کی طرف سے تو اس کے خلاف آواز بلند ہوتی ہے اور انتقامی جذبہ بروئے کار آتا ہے لیکن وہ قوم جس کے فرد سے عمداً یا سہواً قابل اعتراض حرکت سرزد ہوتی ہے۔ ناجائز دھڑا بندی کے جوش میں اپنے ہم قوم کی اس ناجائز اور قبیح حرکت کا دفاع کرنا شروع کر دیتی ہے بلکہ بسا اوقات اس کو اپنا ہیرو اور ہر دلعزیز لیڈر بنا لیتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بالمقابل قوم کے لوگوں کے پروٹسٹ اور احتجاج

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ اپریل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ — "حضور کو ٹانگ میں درد کی شکایت ہے"۔
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔
کل یہاں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔

قادیان ۲ اپریل۔ افسوس آج صبح حافظ صدرالدین صاحب درویش قادیان وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب حافظ صاحب کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں (گذشتہ اشاعت میں یہ خبر درج ہونے سے رہ گئی تھی)

قادیان ۱۱ اپریل۔ کل بیسواں روزہ تھا مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے سورۃ عنکبوت تک کا درس ختم کر لیا اور آج مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نے سورت روم سے درس دینا شروع کیا۔ مقامی احباب پورے ذوق شوق سے رات کیبعد نماز تراویح اور ظہر کے بعد درس القرآن میں شرکت کرتے ہیں۔

۱۵ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیر و عافیت سے ہیں۔ البتہ آپکی چھوٹی بچی ہفتہ زیر اشاعت میں قدرے علیل رہی ہے۔

"قادیان میں"

ہندوستانی سفارت خانہ ماریشس کی رائے!

ماریشس (مشرقی افریقہ) کے اخبار "Le Progres Islamique" میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون انگریزی میں شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون ان معلومات پر مبنی ہے جو سفارت خانہ ہند ماریشس کی طرف سے اخبار مذکور کو فراہم کی گئی ہیں۔ اگرچہ اس مضمون کی بعض تفصیلات وضاحت اور درستی کی محتاج ہیں۔ لیکن بحیثیت مجموعی یہ مضمون قارئین حضرات کے لئے باعث دلچسپی ہوگی۔ لہٰذا ہم اس کا ترجمہ ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

(برکات احمد راجیکی قادیان)

"قادیان میں" ہم سٹرڈنی۔ راما نائکن پدین انسر ہندوستانی سفارت خانہ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل دفتری معلومات قادیان کے احمدیوں کے متعلق بہم پہنچائی ہیں:-

"جماعت احمدیہ قادیان (ہندوستان) یقیناً مستعد اور باعمل ہے۔ اور دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے یہ بہت مضبوط اور متحد تنظیم ہے۔ اس کا سالانہ اجتماع بھی ہوتا ہے۔ اور اسکی طرف سے ممبران جماعت سے باقاعدہ چندے لئے جاتے ہیں جن کے متعلق حکومت کوئی قانونی گرفت نہیں کرتی۔

جماعت احمدیہ کے مرد سو فیصدی تعلیمیافتہ ہیں اور پچھتر فیصدی عورتیں پڑھی ہوئی ہیں۔ جو پردہ دار سکولوں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ جماعت میں باہمی تعاون اور یکجہتی کا بے پناہ جذبہ پایا جاتا ہے۔ قادیان کے احمدی خوشی کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ جماعت بھی انکی امداد کرتی اور انکو سہارا دیتی ہے۔ وہ یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ وہ وقف کر کے ایک نہایت عمدہ اور تعمیری کام میں حصہ لے رہے ہیں۔

قادیان جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ کسی وقت یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ لیکن اب وہ ایک ترقی یافتہ قصبہ کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اس میں چھوٹے پیمانے پر سرمایہ کی کھپت بھی ہو سکتی ہے زمیندار اور پرائیویٹ آمدنی رکھنے والے دوسرے اشخاص نیز ملازمتوں سے پنشن یافتہ لوگ قادیان میں آکر رہائش پذیر ہو گئے۔ بعض کاروباری احمدیوں نے بھی یہاں پر اپنے کاروبار جاری کر دیئے۔ جن میں ترقی ہو گئی ہے سلسلہ کی مرکزی تنظیم کی طرف سے بھی کچھ کام شروع کئے گئے نیز زمیندار طبقہ سے بھی جاری کرائے گئے چنانچہ مزدوروں اور کاریگروں کی ضرورت بڑھنے لگی۔ سلسلہ کی [illegible] تقسیم سے پہلے اسی میں بھی اراضی تھی جہاں پر پیداوار کے لئے باہر لوگوں کو بھجوایا جاتا تھا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

احمدیہ جماعت کی رواداری اور حسن سلوک

سکھ اخبار شیر پنجاب دہلی کا تبصرہ

سکھوں کا مشہور اخبار "شیر پنجاب" دہلی مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۸ء رقمطراز ہے:-

"احمدیہ جماعت قادیان کی طرف سے گوردوارہ کے لئے دو ہزار اینٹوں کی پیشکش کمیٹی جتھیدار ہزارہ سنگھ اور سردار پریتم سنگھ نے جماعت احمدیہ کی اس پیشکش کی بہت تعریف اور سراہنا کی۔ اور بیان کیا کہ احمدیہ جماعت سکھوں کے ساتھ ہمیشہ محبت۔ پیار اور رواداری سے پیش آتی رہی ہے۔ ابھی چند دن پہلے قادیان کے اکھنڈ پاٹھوں میں بہت سی رقوم گورو کے لنگر کے لئے دے چکی ہے۔ بہت سی بیڑیں گوردوارہ صاحب کی پاکستان سے منگوا کر بھینٹ کر چکی ہے۔ اور اپنے ایک جلسہ پر منکانہ صاحب سے جل صاحب اور چیل دھوڑی بھی لاکر سنگھ سبھا کو پیش کر چکی ہے۔ ہم سب سنگھ احمدیہ جماعت کے مشکور ہیں۔ اور اس محبت بھری کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"۔

برکات احمد ناظر امور عامہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۸ء

عالمی سیاست کے رنگ ڈھنگ

ابھی زیادہ دن نہیں گذرے کہ وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف نے بڑے طمطراق سے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ دوسروں کا انتظار کئے بغیر یکطرفہ ایٹمی اور ہائیڈروجن تجربات بند کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی انہوں نے پرائیویٹ مراسلات کے ذریعہ امریکہ اور دیگر بڑے ممالک سے اپیل کی کہ وہ بھی اسی قسم کا اعلان کریں۔ مگر امریکہ بھی تو کچی گولیاں نہیں کھیلا ہوا۔ وہ بھی اپنے مفاد کے لئے ہوا کا رخ خوب پہچانتا ہے اس نے روس کے اس اعلان کو پروپیگنڈا سے زیادہ وقعت نہ دی۔ بلکہ وزیر خارجہ مسٹر ڈلز نے تو روس کے اس اعلان کی حقیقت اس طور پر کھول دی کہ ایسے بموں کے تجربے معمولی بموں کے تجربات کی طرح نہیں ہوتے۔ بلکہ ایک ایک تجربے کے لئے کئی کئی ماہ تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اور اس کے بعد اس کے نتائج کو سمجھنے کے لئے کئی ماہ لگ جاتے ہیں۔ اسلئے جب روس کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ وہ تجربے بند کر کے امریکہ کے تاثرات دیکھے گا۔ تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ جتنا وقت اس کو تجربوں کے نتائج کا مطالعہ کرنے اور جائزہ لینے میں لگتا ہے اس کا فائدہ اٹھا کر روس یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ گویا وہ اکیلا ہی یہ تجربے بند کر رہا ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ اس اعلان سے قبل روس نے یکے بعد دیگرے تین تجربے کر چکا تھا اور ان تجربات کے نتائج دیکھنے کے کچھ عرصہ بعد پھر نئے تجربات کے لئے تیار ہو جائے گا۔

چنانچہ مسٹر ڈلز کی یہ بات اس وقت زیادہ وزنی معلوم ہوتی ہے جبکہ ہم اخبارات میں مسٹر خروشچیف کی طرف سے حال ہی میں کئے گئے اعلان کو اس رنگ میں پڑھتے ہیں کہ اگر برطانیہ اور امریکہ نے ایسے تجربات بند نہ کئے تو روس اپنے عہد کا پابند نہیں رہے گا۔

ہم نہیں جانتے کہ ان بیانات میں کس حد تک صداقت پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایسے بیانات نے دنیا کے سکون و اطمینان کو خوف و ہراس میں بدل دیا ہے۔ اور اسکے باوجود یہی سیاستدان اپنے تئیں دنیا میں امن کے علمبردار ظاہر کرتے ہیں۔ اور حقیقت سے پوری طرح واقف و آگاہ ہوتے ہوئے دنیا کے نازک احساسات سے کھیل رہے ہیں۔ فی الحقیقت یہ سب بھیڑیے ہیں۔ جو بھیڑوں کے لباس میں ایک دنیا کی تباہی کا سامان اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اگر وہ اپنے بیانات میں صاف ہوتے اور فی الواقع نوع انسان کی بہبود کے لئے کچھ کرنا چاہتے تو اس خوفناک متوقع تباہی کے بادل چھٹ جاتے جو آج ساری دنیا کی فضا پر بے طرح چھا رہے ہیں آج حالت یہ ہے کہ جب ایک بڑے ملک کی طرف سے ایک بات کی پیشکش ہوتی ہے تو دوسرا ملک اسے دھوکے کی ٹٹی قرار دیتا ہے۔ اسے اپنے حریف کے حق میں جلب منفعت کا ذریعہ ٹھیراتا ہے سوچئے آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے لئے امن امان کی راہ میں ان سب کی کوششوں اور مساعی میں وہ خلوص نیت نہیں جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔ ان کے دلوں میں انسانی ہمدردی کا حقیقی جذبہ مفقود ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے ان کا انداز فکر بدل جاتا۔ اور بجائے تباہی کی راہیں نکالنے کے ایٹمی طاقتوں کو یہ امن عامہ کے لئے خرچ کرتے۔ وہ انصاف پسندی پر مفاد طلبی کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ جو روح انسانیت کی جڑوں کو کھوکھلا کرتی اور تنافر کا بیج بوتی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج باوجود بڑے بڑے بیانات اور بڑے زوردار اپیلوں کے بھی سرد جنگ زوروں پر ہے۔ اور اس میں کمی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

اس تمام تر بگڑی ہوئی صورت حال کا نقطۂ مرکزی یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا پرستی کے حقیقی اعتقاد سے اپنے دلوں کو خالی کر لیا۔ وہ بھول گئے کہ ان کے اعمال کی جزا اور سزا دینے والی ایک ہستی موجود ہے۔ اور یہ ساری دنیا اس کی مخلوق ہے۔ اور اسی کی بنائی ہوئی زمین میں سب کو فائدہ اٹھانے کے برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ پس اس نقطۂ مرکزی سے وہ تمام مذکورۃ الصدر شاخیں متفرع ہوئیں جس کا نتیجہ اس وقت دنیا کے لئے پریشانی کا موجب ہے۔ پس جب تک دلوں کی صفائی نہیں ہوتی۔ اور نیک نیتی سے نوع انسان کی سلامتی کے لئے غور و فکر نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک تمام قسم کے اعلانات اور پرزور اپیلیں صدا بصحرا ثابت ہوتی جائیں گی۔ اور دلوں میں یہ غیر معمولی انقلاب اسی وقت ممکن ہے۔ جب خدا پرستی کا اعتقاد پختہ ہو۔ اعمال کی جزا، سزا کا پورا یقین ہو۔ اور دلوں میں کسی بالا ہستی کا خوف موجود ہو جس کے نتیجہ میں نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کا سلوک کیا جائے۔

بہر حال جب تک عالمی سیاست کے یہی رنگ ڈھنگ ہیں جن کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ دنیا کے لئے امن کا مسئلہ خیالی ہے۔ اور سیاست دانوں کے بیانات میں کچھ تاثیر نہیں!!

قادیان کی مرکزی مساجد میں اعتکاف

قادیان ۱۲ ر رمضان المبارک سنت نبوی کی اقتدا میں حسب دستور سابق امسال رمضان کے آخری عشرہ میں حسب ذیل احباب کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جن میں پانچ مقامی ہیں اور ایک دوست ان مبارک ایام میں مقامات مقدسہ کی زیارت اور رمضان کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے پاکستان سے تشریف لائے۔

مسجد مبارک میں حضرت بھائی محمد دین صاحب (۲) مکرم شیخ غلام جیلانی صاحب (۳) مکرم ملک نذیر احمد صاحب لیفٹے دری (۴) مکرم نذیر احمد صاحب مشتاق (۵) مکرم سلطان محمود صاحب آف کراچی حال وارد قادیان۔ مسجد اقصیٰ میں (۶) چوہدری سکندر خان صاحب درویش قادیان معتکف ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو صحیح طور پر اعتکاف کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نیک مقاصد میں برکت دے۔ ان کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دے۔ آمین۔

ماہ رمضان کے بعد

بیشمار برکتوں والا مہینہ آیا اور خوش قسمت مومنوں کو افضال الٰہی حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جن دوستوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ انہوں نے روزے رکھے دعائیں کیں اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھایا اور ایک ایک کر کے با لآخر یہ ایام معدودات بھی گذر گئے۔ اسی طرح ہماری زندگی کے دن بڑی تیزی سے گزرتے جا رہے ہیں!! اور ہوتے ہوتے زندگی کی یہ گاڑی کسی روز کھڑی ہو جائے گی!!

لگاتار ایک مہینہ کی ریاضت اور توجہ الی اللہ کا خاص اثر ہر شخص کی روزمرہ کی زندگی پر نمایاں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے بخوبی دیکھ لیا کہ شب بیداری انسان کو کن روحانی لذات کا وارث بناتی ہے۔ اور انقطاع الی اللہ کے نتیجہ میں کس قدر اطمینان و سکینت قلب میسر آتا ہے۔ قبولیت دعا کے نمونے کس شاندار طریق میں سامنے آتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ راہوار نفس نے گویا ایک شاہراہ پر قدم جما لیا۔ اور اس پر چلتا چلا گیا۔ تو گوہر مقصود کو پا لینا چنداں مشکل نہیں!!

روزہ دار نے خود بھوکے رہ کر بھوک پیاس کی شدت کا اندازہ کر لیا۔ اب اپنے ہمسائے اور دیگر بنی نوع انسان کی تکلیف کا زیادہ خیال چاہیئے! اس کی خبر گیری اور اس کے حقوق کی نگہداشت زیادہ تعاہد کی جانی چاہیئے۔ — اس نے اسباب کا بھی تجربہ کر لیا کہ اگر وہ کھانے پینے آرام و آسائش کی قربانی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے — صرف عزم کی ضرورت ہے اور اپنے نفس کو مارنے اور سدھانے کی ہمت درکار ہے!! —

— اس پر واضح ہو چکا ہے کہ باوجود کسی چیز کی طرف رغبت اور دل میں شدید خواہش کے محض امتثال لامر اللہ وہ وقتی طور پر اس خواہش کو پورا کرنے سے رکا رہا۔ چنانچہ اس راہ میں اسے کامیابی حاصل ہوئی۔ پھر کیوں نہ آئندہ زندگی میں منہیات سے بکلی کنارہ کش رہے۔ اور خدا تعالیٰ کی معصیت سے اپنے دامن کو ہمیشہ کے لئے بچائے رکھے —

ان سب امور کے باوصف روزہ دار نے اس مبارک مہینہ میں اپنے پاکیزہ اموال سے بھی حسب توفیق تقرب الی اللہ پایا اس کے اموال میں نہ تو کمی ہوئی اور نہ ہی اس کے اہل و عیال کو کسی غیر معمولی مالی تنگی کا سامنا کرنا پڑا۔ بلکہ قابل امداد بھائیوں کی امداد سے ایک طرف اس کے دل میں بشاشت پیدا ہوئی۔ تو دوسری طرف غریب بھائی کے بچوں نے دل سے دعا دی —! اس طرح اس پر روشن ہو گیا کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا اپنے ہی اموال بڑھانے اور دلی مسرت کے حصول کا ذریعہ ہے!!

الغرض اسی قسم کے ذاتی تجارب کے بعد ایک روزہ دار نے ماہ شوال میں قدم رکھا جو انسانی زندگی پر ایک پاک تبدیلی لانے کا موجب ہے۔ اور در حقیقت شریعت کا منشاء بھی یہی ہے کہ انسان اسی قسم کے جذبات و خیالات سے معمور ہو کر اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی دیکھے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں روزے کے متعلق تفصیلی احکام اور ہدایات نیز اس کے فضائل مذکور ہیں ان کے معاً بعد فرمایا:۔

"ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون"
(البقرہ ع ۲۳)

اور تم اپنے بھائیوں کے مال آپس میں مل کر جھوٹ اور فریب سے مت کھاؤ اور ان اموال کو اس غرض سے حکام کی طرف کھینچ لیجاؤ تا تم لوگوں کے مالوں کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر ہضم کر جاؤ۔"

گویا حکیم مطلق نے ماہ رمضان کی ہدایات و تفصیلات کے بعد اس آیت کریمہ کو رکھ کر ماہ رمضان کے بعد کا سارا پروگرام نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں بیان کر دیا اور بتا دیا کہ ایک ماہ کی ریاضت کا اثر انسان کی آئندہ زندگی پر چاہیئے اور اس نہج پر اس کی زندگی کے تمام دن پورے ہونے چاہئیں۔

خدا کرے کہ ہم بخیر و خوبی ماہ صیام کی برکات سے مستفید ہو کر فائدہ اٹھانے والے ہوں اور اس کے پیغام پر عمل کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ

اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرو اور اپنے فرائض کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۷/مارچ ۱۹۵۸ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہاں

ہماری اسٹیٹس

کو قائم ہوئے چوبیس پچیس سال گزر چکے ہیں۔ ناصر آباد اسٹیٹ تو ۱۹۳۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ لیکن احمد آباد ۱۹۳۳ء سے اور محمود آباد ۱۹۳۴ء سے قائم ہیں۔ اس کے بعد محمد آباد ۱۹۳۷ء میں اور بشیر آباد ۱۹۳۹ء میں قائم ہوئیں۔ مگر باوجود اس کے کہ ان اسٹیٹوں کو قائم ہوئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب تک یہاں جماعت کے بڑھنے کی رفتار بہت کم ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان ساری اسٹیٹوں کے احمدی ملا لئے جائیں۔ تو باوجود اس کے کہ ان میں بہت سے مہاجر بھی ہیں۔ پھر بھی

ہزار ڈیڑھ ہزار سے زیادہ احمدی

نہیں ہوں گے۔ حالانکہ جس رفتار سے احمدیوں کو بڑھنا چاہیئے تھا اگر اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایک احمدی سالانہ ایک ایک آدمی بھی جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کرتا تو اب تک یہاں پچاس ہزار سے زیادہ احمدی ہوتے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس طرف کوئی توجہ نہیں۔ اور ہماری جماعت کے قیام کی جو اصل غرض ہے اس کی پرواہ نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے ان کی حالت ایک جیسی چلی جاتی ہے۔

انسان کو چاہیئے

کہ یا تو وہ اخلاص کے ساتھ ایک سچائی کو قبول کرے۔ اور یا پھر اسے چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ کو کسی بندے کی احتیاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص مرتد ہو جائے۔ تو ہم اس کے بدلہ میں ایک نئی قوم لے آئینگے۔ جو خدا اور اس کے رسول سے محبت رکھنے والی اور اس کے

دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں

کرنے والی ہو گی۔ پس آپ لوگ احمدی بن کر اس وقت جماعت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہے۔ اگر خدانخواستہ مرتد ہو کر الگ ہو جاتے۔ تو اس کا یہ فائدہ پہنچتا کہ ایک ایک شخص کے بدلہ میں جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے۔ کہ ایک قوم آجاتی جو۔ بعض دفعہ کئی لاکھ کی بھی ہوتی ہے۔ سندھ میں ہی چانڈیہ، خاص خیلی۔ گرگیز اور ببر وغیرہ کئی قومیں ہیں۔ اور ہر قوم کے پانچ پانچ سات سات آٹھ آٹھ لاکھ افراد ہیں بلکہ چانڈیوں کی تعداد تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ سو آپ لوگوں کو اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اپنے فرائض کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

میں نے ایسے ہی لوگوں کو دیکھ کر جو اپنے فرائض کی طرف پوری توجہ نہیں کر رہے۔

وقف جدید کی تحریک

جاری کی ہے۔ جس کے لئے خود میں نے بھی دس ایکڑ زمین کا وعدہ کیا ہے۔ اور ارادہ ہے کہ یہاں بھی ایک مرکز قائم کر دیا جائے۔ لاہیجی میں جو مرکز کھولا گیا ہے اس کے ذریعہ اب تک چار آدمی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اور ڈیڑھ سو آدمی احمدیت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔ یہ لوگ ادنیٰ اقوام میں سے ہیں۔ جن کو امریکن لوگ عیسائی بنا رہے ہیں۔ اگر پندرہ سولہ دن کے عرصہ میں ایک مرکز نے ۱۵۴ آدمی تیار کر دیئے ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ مہینہ میں تین سو آدمی شامل ہو جائے گا۔ مگر یہ تعداد ابھی کم ہے۔

ہماری سکیم یہ ہے

کہ ہر مرکز سال میں پانچ ہزار آدمیوں کو اسلام پر پختہ کرے۔ اور ان کی اصلاح اور تعلیم کے کام کو مکمل کرے۔ اس وقت تک ۱۷۳ کے قریب وقف کی درخواستیں آ چکی ہیں۔ اگر ۱۷۰ جگہ مراکز قائم کر دیئے جائیں۔ اور ہر مرکز کے ذریعہ پانچ ہزار آدمی سالانہ اسلامی تعلیم پر پختگی حاصل کر کے سلسلہ میں شامل ہو تو ایک سال میں ۸ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس ہو سکتا ہے۔ اور ان کے اندر ایک نئی زندگی اور بیداری پیدا ہو سکتی ہے۔ اتنے عرصہ میں امید ہے۔ کہ یہ تحریک اور بھی ترقی کر جائے گی اور نئے نئے مقامات پر بھی مرکز کھل جائیں گے۔

یہ تحریک میں نے جلسہ سالانہ پر کی تھی۔ مگر اس وقت لوگ

اسے پوری طرح سمجھے نہیں تھے

اب آہستہ آہستہ لوگ اس کی اہمیت سے واقف ہو رہے ہیں۔ اگر سال ڈیڑھ سال میں ۱۷۰ کی بجائے آٹھ سو یا ہزار واقفین ہو جائیں۔ اور ہر واقف کے ذریعہ پانچ ہزار آدمی سالانہ اسلامی تعلیم سے آگاہ ہو کر اس پر مضبوطی سے قائم ہونے لگے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کے ذریعہ پچاس لاکھ آدمی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال اسلامی تعلیم پر پختہ ہوتا چلا جائے گا۔ اور

اسلام اور قرآن کی محبت

ان کے دلوں میں قائم ہو جائے گی۔ اور دو تین سال میں تو امید ہے کہ یہ تعداد انشاء اللہ کروڑوں تک پہنچ جائے گی *

خطبہ جمعہ

اپنے فرائض کو انتہائی خوش اسلوبی پوری توجہ اور محنت کے ساتھ ادا کرو

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۴/مارچ ۱۹۵۸ء بمقام محمود آباد اسٹیٹ (سندھ)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (سورۂ نحل ع ۱۶) یعنے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو متقی اور محسن ہوں۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ تقویٰ اور احسان کے ساتھ

خدا تعالیٰ کی معیت

حاصل ہوتی ہے۔ تقویٰ کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔ اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ حرام چیزوں سے بچتا رہے۔ اور محسن کے ایک ظاہری معنے تو یہ ہیں کہ انسان لوگوں پر احسان کرے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے احسان کے یہ معنے کئے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی ایسے رنگ میں عبادت کرے کہ اسے یہ محسوس ہو کہ وہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر یہ مقام کسی کو حاصل نہ ہو تو پھر

اس سے ادنےٰ مقام یہ ہے

کہ وہ عبادت کرتے وقت یہ محسوس کرے کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی نماز کا کامل ہونا احسان ہوتا ہے اور ایک معنے لغت کے لحاظ سے یہ ہیں کہ انسان اپنے فرائض کو انتہائی خوش اسلوبی اور پوری توجہ کے ساتھ ادا کرے۔ گویا خالی اٹکل پچو طور پر کام نہ کرنا بلکہ ہر کام کی جو شرائط مقرر ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنا اور ہر پہلو کے لحاظ سے اسے مکمل کرنا احسان کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت یہاں کے احمدیوں کے لئے بھی اپنے اندر

بہت بڑا سبق

رکھتی ہے ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جس زمین پر وہ اس وقت آباد ہیں یہ سلسلہ کی زمین ہے۔ اس لئے ان کو ایسی تمکنت سے کام کرنا چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں اور وہ انہیں یہ نہ کہہ دے کہ انہوں نے اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا بلکہ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون کے مطابق پورا تقویٰ ان کے مدنظر ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ آمد پیدا کریں تاکہ اسے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے خرچ کیا جا سکے۔ پھر تقویٰ کے ذکر کے بعد فرماتا ہے والذین ھم محسنون۔ اور احسان کے معنے اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کرنے کے ہیں۔ اس لحاظ سے وقت پر ہل چلانا اور وقت پر فصلوں کو پانی دینا بھی احسان میں شامل ہے۔ پس

ہر احمدی زمیندار کا فرض ہے

کہ وہ وقت پر بیج ڈالے۔ وقت پر گوڈی کرے وقت پر پانی کی نگرانی کرے۔ اور وقت پر کٹائی کرے۔ یہ ساری چیزیں "احسان" میں شامل ہیں۔ اگر جماعت کے لوگ ایسا کرنے لگ جائیں تو یہاں کی پیداوار اتنی بڑھ سکتی ہے کہ ہم آسانی کے ساتھ کئی مساجد غیر ممالک میں بنا سکتے ہیں۔ محمد آباد اور بشیر آباد کی زمین ملا کر غالباً دس ہزار ایکڑ ہو گی۔ اور ہالینڈ میں تین ہزار روپیہ فی ایکڑ۔ جاپان میں چھ ہزار روپیہ فی ایکڑ اور اٹلی میں چودہ سو روپیہ فی ایکڑ آمد حاصل

کی جاتی ہے۔ اگر چودہ سو روپیہ فی ایکڑ ہی آمد مدنظر رکھی جائے۔ تو دس ہزار ایکڑ سے ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ آمد ہو سکتی ہے۔ اور اگر تین ہزار آمد مدنظر رکھیں تو تین کروڑ روپیہ بن جاتا ہے۔ اور اگر ہماری تین کروڑ روپیہ آمد ہو جائے۔ تو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ

سارے یورپ اور امریکہ میں تبلیغ

کے لحاظ سے کتنا تہلکہ مچ سکتا ہے۔ اور آپ لوگوں کی تھوڑی سی محنت سے تبلیغ کتنی آسان ہو جاتی ہے۔ کل میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر مختلف اسٹیٹس اپنی آمد بڑھانے کی کوشش کریں تو ان کی آمدنوں کو بیرونی ممالک کی مساجد کے لئے موقف کر دیا جائے گا۔ اور انہی کے نام پر ان ملکوں میں مساجد بنادی جائیں گی۔ مثلاً لکھ دیا جائے گا کہ یہ لطیف نگر کی بنائی ہوئی مسجد ہے یہ نور نگر کی بنائی ہوئی مسجد ہے۔ یہ محمد آباد کی بنائی ہوئی مسجد ہے۔ اس طرح ہر اسٹیٹ کی آمد سے اس کے نام پر مسجد بنادی جائے گی اور جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت بھی نازل ہوگی۔ اور

مسجد بنانے کا جو ثواب ہے

وہ بھی انہیں ملے گا۔ اور پھر یورپ اور امریکہ میں جو مسلمان ہوں گے وہ الگ دعا کریں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا بھلا کرے جنہوں نے ہمارے شہروں میں مسجدیں بنائی ہیں۔ کل میں نے دوستوں کو اس کی تحریک کی تھی۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے۔ تو آمد بڑھانے کا شوق لوگوں میں ترقی کر سکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں

کہ ہماری ان اسٹیٹوں کا اتنا رقبہ ضرور ہے۔ کہ ان کی آمد سے ایک سال میں ایک مسجد بن سکے۔ لیکن اگر کوئی بہت ہی چھوٹی اسٹیٹس ہوں تو وہ ایک سال میں نہ سہی تو دو سال میں بنالیں۔ بہرحال دوستوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

۱۰ اپریل ۱۹۵۸ء تک سو فیصدی وعدہ ادا کرنیوالے مجاہدین کی دوسری فہرست

تحریک جدید دفتر اول سال ۲۴ اور دفتر دوم سال ۱۴ کے جن مجاہدین کے وعدہ جات ۱۰ اپریل تک ادا ہو چکے ہیں۔ ان کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں بغرض دعا پیش کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال میں سے چار ماہ گذر چکے ہیں مگر وصولی چندہ کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ بے شک اکثر دوستوں نے سال کے آخر پر اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کا تجربہ کیا ہے لیکن سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مالی مشکلات اس امر کی متقاضی ہیں کہ مجاہدین اپنے وعدہ جات جلد از جلد ادا فرمائیں۔ اور استبقوا الخیرات کا عملی نمونہ پیش کریں۔

امید ہے کہ احباب جماعت کوشش کر کے جلد اپنے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

دفتر اول سال ۲۴

نام	رقم
مکرم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان	۳۰۴/-
” مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل ”	۴۹ر۵۰
” حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی ”	۱۰ر۰۰
محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ ”	۵۵ر۵۰
مکرم دفعدار محمد عبداللہ صاحب ”	۸ر۸۱
” عبدالاحد خاں صاحب ”	۱۸ر۰۰
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ حیدرآباد	۶ر۲۵
مکرم محی الدین صاحب غوری ”	۲۹ر۵۰
” غلام یٰسین خاں صاحب ”	۵ر۵۷
” محمد عبدالقادر صاحب صدیقی ”	۵ر۲۵
” محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر	۵۵ر۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ”	۵۵ر۰۰
” اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب غوری ”	۳۰ر۰۰
” ” اکبر حسینی احمد صاحب ”	۴۱ر۰۰
مکرم سی کے عبداللہ صاحب پینگاڈی	۱۷ر۰۰
” بابو عبدالرزاق صاحب گونڈہ	۴۲ر۰۰
محترمہ امجادی بیگم صاحبہ شاہجہانپور	۸ر۲۵
مکرم سید یعقوب الرحمن صاحب سونگھڑہ	۲۸۰ر۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ ” ” ”	۱۳ر۳۰
مکرم محمد مظفر علی صاحب پیکال	۶ر۱۲
” ایم عبدالکریم صاحب شموگہ	۱۱۱ر۰۰
” مولوی عبدالواحد صاحب آسنور	۵ر۰۰
” حافظ صالح محمد صاحب سکندرآباد	۵۸ر۰۰
” والدین صاحب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد	۵ر۰۰
والدہ مرحومہ محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی۔ حیدرآباد	۱۲ر۳۷
” بابا بھاگ صاحب قادیانی قادیان	۵ر۵۰
” بہادر خاں صاحب ”	۵ر۵۰
” مرزا محمد زمان صاحب ”	۵ر۰۰
” سید صمصام الدین صاحب	۶ر۰۰
محترمہ فاطمہ بیگم والدہ محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی حیدرآباد	۱۲ر۳۷
” خواجہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ حسن صاحب یادگیر	۲۸ر۰۰
مکرم ایم ابراہیم صاحب پینگاڈی	۱۰۰ر۰۰
” سید مبشر الدین احمد صاحب نگوڑہ	۱۰ر۰۰
” ” متبار الدین صاحب ”	۸ر۰۰
” ” محمد عبدالجلیل صاحب ”	۲۸ر۰۰

دفتر دوم سال ۱۴

نام	رقم
مکرمہ اہلیہ محمد عبدالسلام صاحب حیدرآباد	۹ر۰۰
مکرم بشیر الاسلام صاحب ”	۹ر۰۰
محترمہ فوزیہ سلطانہ صاحبہ ”	۶ر۵۰
مکرم عبدالباسط صاحب ”	۶ر۵۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ محی الدین صاحب غوری حیدرآباد	۷ر۰۰
مکرم محمد اسحٰق صاحب ”	۲۴ر۵۰
” عبدالواحد صاحب انصاری ”	۵ر۰۰
” سید خلیل احمد صاحب شموگہ	۶ر۰۰
” ” منیر احمد صاحب ”	۶ر۰۰
محترمہ حفیظ النساء بیگم صاحبہ ”	۲۳ر۰۰
مکرم رحمت اللہ صاحب غوری یادگیر	۸ر۰۰
” بشیر الدین احمد صاحب ”	۷ر۰۰
اہلیہ و بچگان ” ” ”	۷ر۰۰
محترمہ سائرہ بی بی صاحبہ پینکال	۵ر۳۷
مکرم محمد عبدالقیوم صاحب ”	۵ر۱۲
مکرمہ عبیدہ بی بی صاحبہ ”	۵ر۳۷
مکرم قاضی کلیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ	۶ر۲۵
” ” شاد بخت صاحب ” ”	۵ر۰۰
اہلیہ صاحبہ مرحومہ ” ” ” ”	۵ر۰۰
مکرم منشی عبداللطیف صاحب سردار نگر	۱۶ر۸۱
” عبدالغفور صاحب مونگھیر	۵ر۰۰
بچگان سید وزارت حسین صاحب مونگھیر	۴ر۰۰
اہلیہ بشیر الدین احمد سیگو سرائے	۶ر۰۰
شاکرہ خاتون صاحبہ جمشید پور	۵ر۵۰
مکرم منصور احمد صاحب ”	۵ر۲۵
سیدہ امۃ العزیز صاحبہ سونگھڑہ	۵ر۲۵
” عزیز الرحمن صاحب ”	۵ر۲۵
” سیدہ امۃ اللہ صاحبہ ”	۵ر۲۵
کبودہ بی بی صاحبہ کیرنگ	۵ر۰۰
والدہ مکرم خاں صاحب ”	۵ر۰۰
ولیہ بی بی صاحبہ ”	۵ر۱۲
مکرم ٹی اے عبدالقادر صاحب منگلور	۱۱ر۰۰
اہلیہ صاحبہ ” ”	۷ر۰۰
بچگان ” ”	۷ر۰۰
” محمد حسین صاحب ”	۱۵ر۰۰
” اے ٹی بی عائشہ صاحبہ پینگاڈی	۵ر۱۹
پی بی خدیجہ صاحبہ ”	۵ر۷۵
” ٹی عبدالرحمن صاحب ”	۲۵ر۰۰
” کے پی محمد شمس الدین صاحب کرونا گاپلی	۲۰ر۰۰
والدہ عبدالسلام صاحب کلکتہ رشی نگر	۵ر۰۰
مکرم عبدالعلیم صاحب چارکوٹ	۵ر۰۰
” شاہ محمد صاحب ”	۵ر۰۰
” حسن محمد صاحب ”	۵ر۰۰
مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ ”	۵ر۰۰
مکرم لال دین صاحب ”	۵ر۵۰
” خواجہ عبدالغنی صاحب بانڈی پورہ	۵ر۰۰
” ظہور حسین صاحب لبنہ	۸ر۰۰
” عبدالصمد صاحب کمی پورہ	۱۴ر۰۰
” محمد فہیم اللہ صاحب معہ بچی قادیان	۱۱ر۵۰
مکرمہ یو فاطمہ صاحبہ پاڈہ گیرا	۶ر۰۰
” یو کنجی حلیمہ صاحبہ ”	۵ر۰۰
مکرم پی ایچ اسمٰعیل صاحب جرکرہ	۱۲ر۰۰
” پی احمد علی صاحب ”	۴۱ر۰۰
” یو زین الدین صاحب ”	۶ر۰۰
مکرمہ نافتہ صاحبہ ”	۱۷ر۰۰
مکرم پی رمضان صاحب ”	۶ر۰۰
” یو عمر علی صاحب ”	۱۱ر۰۰
” یو عثمان علی صاحب ”	۱۱ر۰۰
” ایم محمد شریف صاحب ”	۱۱ر۰۰
” ایم عبدالجلیل صاحب ”	۱۱ر۰۰
” ایم قمرالدین صاحب ”	۱۱ر۰۰
مکرمہ عائشہ صاحبہ ”	۵ر۰۰
بچگان ” ”	۶ر۰۰
” ماسٹر محمد صابر صاحب آسنور	۵ر۰۰
” شیخ احمد صاحب چنتہ کنٹہ	۸ر۰۰
مکرمہ زہرہ بی بی صاحبہ کیرنگ	۵ر۰۰
مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب حیدرآباد	۱۶ر۰۰
اہلیہ صاحبہ ” ”	۵ر۰۰
بی بی مریم صاحبہ پینگاڈی	۸ر۰۰
” پی کنہا میاں صاحب ”	۷ر۲۵
پی فاطمہ صاحبہ ”	۷ر۲۵
پی کنی عائشہ صاحبہ ”	۷ر۲۵
پی خدیجہ صاحبہ ”	۹ر۵۰
مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ قادیان	۴۹ر۵۰
سعادت احمد خاں صاحب ”	۱۱ر۰۰
ساجدہ عفت صاحبہ ”	۵ر۵۰
مکرم بھا عبداللہ صاحب ”	۵ر۸۷
” بابا اللہ دتا صاحب ”	۵ر۳۱
” سراج الحق صاحب مبلغ ”	۵ر۷۵
” بابا نور احمد صاحب باورچی ”	۵ر۸۸
اہلیہ صاحبہ ” ”	۵ر۱۹
مکرم محمد کریم الدین صاحب قادیان	۵ر۲۵
” مستری محمد اسمٰعیل صاحب ”	۵ر۵۲
” صوفی غلام احمد صاحب ”	۴۵ر۰۰
اہلیہ بشیر احمد صاحب جنوری حیدرآباد	۵ر۵۰
اہلیہ مرزا احمد اللہ بیگ صاحب ”	۵ر۰۰
مکرمہ صفیہ بانو صاحبہ ”	۵ر۰۰
” زاہدہ بانو صاحبہ بنت غلام قادر صاحب سکندرآباد	۱۲ر۰۰
مکرم محمد الیاس صاحب یادگیر	۳۰ر۵۰
” محمد ادریس صاحب ”	۶ر۵۰
” نعمت اللہ صاحب غوری ”	۶ر۰۰

(باقی صفحہ ۵ پر)

عید مبارک

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

رمضان شریف کا وہ چاند جس کے ایک دیدار سے بہت سی یادیں وابستہ تھیں۔ غار حرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تفکر و تدبر۔ جبرئیل امین کی آمد۔ قرآن پاک کا نزول۔ لیلۃ القدر کا انعام روزے کا خیال۔ افطار و سحور کی خوشی۔ نماز تراویح۔ رمضان کے ایک چاند نے اتنی یادیں تازہ کر دی تھیں۔ اور گردن احساس ذمہ داری سے بوجھل ہو رہی تھی۔ آج مجاہدہ و ریاضت کا وہ مہینہ ختم ہو گیا اور خدا کے نیک بندوں نے برکات الٰہیہ سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔

امم ماضیہ اور روزے — خدا کی یہ نظر کرم ہم سے پہلے دوسری امتوں پر بھی پڑی تھی۔ خدا نے قرآن پاک میں اپنی اس عنایت عامہ کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علے الذین من قبلکم

یہود۔ نصاریٰ۔ پارسیوں اور ویدک دھرمیوں کے روزوں سے تو ہم واقف ہی ہیں۔ یہ جماعتیں اس حکم دیرینہ پر عمل کر رہے ہیں۔ بلکہ اب تو بدھ دھرم میں بھی حکم روزہ کا انکشاف ہوا ہے۔ مہاراجہ اشوک جو مہاتما گوتم بدھ کے سچے پیرو بلکہ بدھ ثانی سمجھے جاتے ہیں۔ آج کل ان کے جو سنگی دستونی کتبات دریافت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ستونی فرمان چہارم میں یہ عبارت درج ہے:-

"میں نے یہ حکم بھی دیا ہے۔ کہ ایسے مجرموں کی جنہیں سزائے موت دی گئی ہے تین دن کی مہلت دی جائے اس مدت میں یا تو ان کے اعزا راج لوگوں سے رحم کی درخواست کر کے ان کی سزا معاف کرائیں گے یا روحانی موت سے بچنے کے لئے خیرات کریں گے اور روزے رکھ کر عقبیٰ کے لئے تیار ہوں گے"۔

اس کتبے کی عبارت سے معلوم ہوا کہ شروع میں مہاتما گوتم بدھ کے ماننے والے بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور اسی کو بخشش گناہ کا ایک مؤثر ذریعہ سمجھتے تھے۔ غرض جوں جوں تحقیق کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ اسلامی صداقت آشکارا ہوتی جاتی ہے۔

اسلامی روزہ — قرآن کریم نے تاریخ کا یہ عقدہ حل کر کے مسلمانوں کو ایک تازیانہ لگایا ہے۔ اور وہ تازیانہ یہ ہے کہ روزے تو ساری قوموں نے رکھے ہیں۔ مگر تم ساری قوموں سے جداگانہ اور خیر الامم ہو۔ اس لئے تمہارا روزہ بھی تمام قوموں کے روزوں سے ممتاز ہونا چاہیئے۔ اخلاص و صفائے باطن کے علاوہ نظم و ضبط میں بھی۔ اور واقعی ہم دیکھتے ہیں کہ جب رمضان کا چاند نکلتا ہے۔ تو مسلمانوں کی دنیا میں ایک انقلاب آجاتا ہے۔ ان کا طریق فکر۔ طرز عمل اور رنگ معیشت سب بدل جاتا ہے۔ گناہوں سے اجتناب اور نیکی کی طرف اقدام کا جذبہ بڑھ جاتا ہے۔ ذکر و تسبیح اور صدقہ و خیرات کی طرف طبیعت مائل ہو جاتی ہے۔ نیکی کی ایک عام تحریک ہوتی ہے۔ اور اس سے چھوٹا بڑا۔ کمزور و طاقتور اور جاہل و عالم سبھی اپنے ظرف کے مطابق حصہ پاتے ہیں۔

رمضان مبارک اور عید الفطر — رمضان مبارک اور عید الفطر کے درمیان جو تعلق ہے اُسے ہم یوں بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جب رمضان شروع ہوا تھا تو ہم نے آیت کریمہ یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کی تلاوت شروع کی تھی۔ اور ٹھیک ایک مہینہ کے بعد ہم آیت کریمہ ولتکبروا اللہ علٰی ما ھدٰکم پر آ گئے ہیں۔ اور آج اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے عیدگاہ کو جا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا یہ رکوع تو اتنا لمبا نہیں کہ اس کے پڑھنے میں ایک مہینہ لگ جائے مگر ہاں یہ رکوع عمل کے لحاظ سے بہت طویل ہے۔ اور یہ مسافت طے کرنے کے لئے یقیناً ایک مہینہ درکار ہے۔ اس رکوع کی ہر آیت پر تدبر کرنا اور پیکر عمل بنتے جانا ہی اس کی طوالت ہے۔ چنانچہ آج ہم ایک مہینہ کا روحانی سفر طے کر کے دربار الٰہی میں حاضری دینے چلے ہیں اور یہی ہماری عید ہے۔

شادمانی عید — عید ہماری اصطلاح میں انتہائی مسرت و خوشی پر دلالت کرتی ہے۔ مگر جس طرح ہمارا روزہ دوسری امتوں کے روزوں سے ممتاز ہے اسی طرح ہماری عید بھی دوسری قوموں کی عید سے ممتاز ہونی چاہیئے۔

قرآن پاک میں مذکور ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں نے بھی خدا سے ایک روز عید کا سوال کیا تھا۔ اس قوم نے کہا تھا کہ اگر خدا ہم پر آسمانی مائدہ اتارے تو ہم اس کو عید بنا لیں۔ حواریوں پر وہ مائدہ اترا یا نہیں۔ اس کا حال خدا کو معلوم۔ مگر امت محمدیہ کو ایک آسمانی مائدہ ضرور ملا۔ اور وہ ہے کلام اللہ قرآن پاک۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاتم النبیین۔ مگر ان دونوں عیدوں میں فرق یہ ہے کہ حواریوں نے خدا سے ایک روز عید کا سوال کیا تھا۔ اور امت محمدیہ کو بن مانگے یہ عید ملی۔ پھر امت عیسےٰ کو جو عید ملی۔ اس کی وہ حفاظت بھی نہ کر سکے۔ اور اب ان کے نزدیک یوم عید وہ ہے جس دن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ان کی امت کی طرف سے مقام الوہیت پر بٹھایا گیا۔ یعنی جس دن وہ مردوں میں سے جی اُٹھے۔ یا یوم عید وہ ہے جس دن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ حالانکہ تاریخ انبیاء میں سب سے اہم۔ مقدس اور قابل یادگار دن وہ ہوتا ہے جس دن انہیں خدا کی طرف سے خلعت نبوت عطا کی جاتی ہے۔ ہماری یہ عید اسی خلعت محمدی کی یادگار ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے تکبیر عید کی وجہ حصول ہدایت بتائی ہے۔ لتکبروا اللہ علٰی ما ھدٰکم یعنی آج جو ہم خدا کی تکبیر کہتے ہوئے نماز عید کی طرف چلے ہیں تو خوشی کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہدایت دکھائی۔ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت کے مقام پر فائز کیا۔ اور ہماری ہدایت کیلئے ہمیں قرآن کریم عطا کیا۔ اسی خوشی میں ہم زینت کر کے نماز پڑھیں اور تکبیر کہتے ہوئے عیدگاہ کی طرف چلے ہیں۔

عبادت مالی یا حقوق العباد — یہ ہے عبادت بدنی یا حقوق اللہ۔ لیکن ابھی تک ہم نے صرف اپنے بدن کو مجاہدہ و ریاضت اور مشقت میں ڈال کر اس نعمت الٰہی کا شکریہ ادا کیا۔ اور اگرچہ اثناء میں عبادت مالی کی تو بھی غلبہ عبادت بدنی یا حقوق اللہ ہی کا رہا۔ اس لئے رمضان شریف میں عبادت مالی کا کوئی مقررہ معیار نہیں ہے مگر ہمارا فرض تھا کہ ہم اس نعمت الٰہی کا شکر عبادت مالی سے بھی کرتے۔ اور مقررہ معیار پر صدقہ و خیرات بھی کرتے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ہم پر عید کے دن صدقۃ الرأس مقرر کیا۔ اور واجب قرار دیا کہ ہر اس شخص کی طرف سے یہ صدقہ ادا کیا جائے۔ جو روز عید کو طلوع آفتاب سے پہلے پیدا ہو چکا ہے۔ اسکو ہم صدقۃ الفطر بھی کہتے ہیں۔ اور یہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا عاقلانہ و حکیمانہ حکم ہے کہ اگر اس پر ایک تنظیم کے ماتحت عمل کیا جائے تو قرآن مجید کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بھی ایک معقول سرمایہ ہاتھ آ جائے۔ اور عربی مدارس ہو آج کل اشاعت قرآن کا ذریعہ ہیں مالی انتشار و پراگندگی سے محفوظ ہو جائیں۔ اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی چار کروڑ کے قریب ہے۔ اگر اس آبادی کا سولہواں حصہ بھی ایک روپیہ کی شرح سے صدقۃ الفطر ادا کرے تو پچیس لاکھ کی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ اور یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ اس سے اسلامی مدارس نہایت صحت مند حالت میں چلانے میں مدد حاصل ہو سکتی ہے۔

اسوۂ محمدی — احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید کے لئے خوشی و تفریح کا خاص پروگرام مرتب فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ نے عید کے دن اپنی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ صحن مسجد میں حبشی صحابہ کرامؓ کے فن جنگ کا دیر تک معائنہ فرمایا۔ یہ بھی روایت ہے۔ کہ عید کے دن لڑکیاں دف بجاتیں اور گانے گاتیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ عید کھانے پینے کا دن ہے۔ آج روزہ رکھنا جائز نہیں اس فرمان سے آپ نے قنوطیت کا قلع قمع کر دیا۔ اور مسلمانوں کو جینے کا یہ ڈھب بتایا کہ اگرچہ تم پر سجدے کے نشان ہوں تو ہونٹوں پر خوشی کا تبسم بھی ہو ہزاروں درود و سلام ہوں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ہمیں نعماء آخرت کا مژدہ بھی سنایا اور دنیا کی مسرتوں سے بھی محروم نہیں کیا۔

فہرست تحریک جدید (بقیہ صفحہ ۲)

نام	مقام	رقم
مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ غوری	بیلو کیمپسر	۵۰ ء ۵
اہلیہ نعمت اللہ غوری	"	۰۰ ء ۱۳
مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب	کانپور	۰۰ ء ۳۰
" محمد اسمٰعیل صاحب	"	۰۰ ء ۵
" ماسٹر قمر علی صاحب	سمبلپور	۰۰ ء ۱۲
لواحقین مولوی عبد الرحمن صاحب	سمبلپور	۰۰ ء ۸
" سید ابو صالح صاحب	چاولیا گنج	۰۰ ء ۷
" بی شفیع صاحب	آسنور	۰۰ ء ۵
" احمد رضا خاں صاحب	بھاگل پور	۰۰ ء ۵
" ارمان علی صاحب	بمبئی	۰۰ ء ۷
والدہ مولوی غلام محمود صاحب	کلکتہ	۰۰ ء ۵
اہلیہ صاحبہ "	"	۰۰ ء ۵
بی سی عائشہ صاحبہ	پینگاڈی	۴۴ ء ۵
سی۔ ایچ رقیہ	"	۵۰ ء ۵
ایم آمنہ صاحبہ	"	۰۰ ء ۶
بچگان پی پی ابو بکر صاحب	"	۰۰ ء ۵
سی۔ ایچ فاطمہ	"	۰۰ ء ۵
اے بی عائشہ صاحبہ	"	۰۰ ء ۷
ایم سلیمہ صاحبہ	"	۰۰ ء ۵
" کے پی محمد شمس الدین	کرونا گاپلی	۰۰ ء ۴۰
" منصور علی صاحب	بیتہ پورہ	۰۰ ء ۵
" عبد العزیز صاحب	تیاپور	۰۰ ء ۱۰

فرقہ دارانہ کشیدگی اور اس کا علاج

(بقیہ صفحہ اوّل)

بالکل بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ کیونکہ ایسی پروپیگنڈہ خواہ کتنی ہی مبنی بر انصاف ہو۔ ایک مخالفانہ آواز سمجھی جاتی ہے۔ اور وہ شخص جو قبیح اور شرپسندانہ حرکت کرنے کے بعد اپنی قوم کا لیڈر اور ہر دلعزیز بن گیا ہو۔ مخالفانہ پروپیگنڈوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اپنی اشتعال انگیزی اور منافرت خیزی میں بڑھتا جاتا ہے اسی طرح ایک ناپسندیدہ چکر (VICIOUS CIRCLE) باہمی دشمنی اور عناد کا پیدا ہوا اور بڑھتا رہتا ہے۔

تقسیم ملک سے پہلے ہندوؤں اور مسلمانوں میں یہ چکر چلتا رہا جس کے نتیجہ میں یہ ناقابلِ ذکر تباہی اور بربادی ہوئی۔ اور اب بھی یہ چکر سکھوں اور ہندوؤں میں چل رہا ہے۔ اگر ہمارے لیڈر اور عوام سنجیدگی سے ملک و قوم کی فضاء کو پُرامن اور شانت رکھنا چاہتے ہیں تو اُن کو اس غلطی اور نقص کی اصلاح کی طرف قدم اُٹھانا چاہیئے۔

ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان نے اس منافرت انگیز چکر کو ختم کرنے کے لئے لوگوں کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ اگر ملک میں بسنے والی مختلف اقوام باہمی معاہدہ کے ذریعہ یہ فیصلہ کر لیں کہ اگر مثلاً کسی ہندو سے تقریراً یا تحریراً یا عملاً اشتعال انگیز حرکت ہو۔ تو بجائے اس کے کہ ہندو اس کی پیٹھ ٹھونکیں اور اس کو اپنا ہیرو بنائیں تمام کی تمام قوم اور اس کے لیڈر ایسے شخص کی مذمت کریں اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کو سزا دیں بلکہ اس کو اپنی قومی برادری سے خارج کر دیں تاکہ اس کو عبرت حاصل ہو۔ اور وہ آئندہ ایسی حرکت کا اعادہ نہ کر سکے۔ ایسے موقعہ پر سکھ یا کوئی دوسری قوم جس کو اشتعال دلایا گیا ہو۔ بالکل خاموش رہے۔ اور کوئی جوابی کارروائی نہ کرے۔

اسی طرح سکھ قوم یا کسی اور قوم کے یا کسی فرد سے کوئی اشتعال انگیز حرکت سرزد ہو۔ جو قومی اتحاد و محبت کے لئے مضر ہو تو بجائے اس کے کہ وہ قوم جس پر زیادتی ہوئی ہے۔ اس کے خلاف پروپیگنڈہ یا جوابی کارروائی کرے خود سکھ قوم یا اسکے لیڈر ایسی حرکت کی مذمت کریں اور ایسے شخص پر قومی تعزیر لگائیں۔

اگر ہمارے سیاسی اور مذہبی لیڈر باہمی مشورہ اور معاہدہ سے یا حکومت کے قانون کے ذریعہ سے اس اصول کی پابندی کر سکیں تو ہمارا ملک اتحاد و اتفاق اور امن و صلح کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اور ہماری کوششیں تعمیری کاموں میں صرف ہو سکتی ہیں ورنہ ہمارا اور ہمارے ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔

یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ مذکورہ بالا اصول حضرت بانیٔ اسلام محمد رسول اللہ صلعم نے بیان فرمایا ہے۔ مشہور حدیث ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اس پر آپ کے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم مظلوم بھائی کی مدد تو کریں گے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے ظلم و زیادتی کے ہاتھ کو روکنا اس کی مدد کرنا ہے۔ یہی وہ اصول ہے جس پر چل کر ہمارے صوبہ کے کشیدہ اور مایوس کن حالات درست ہو سکتے ہیں۔

کاش! کوئی اس طرف توجہ کرے!

اس مضمون پر اخبار ریاست نے مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء کو "فرقہ دارانہ کشیدگی کو دور کرنے کا بے معنی نسخہ" کے عنوان سے حسب ذیل نوٹ لکھا:۔

"قادیان سے احمدی لیڈر برکات احمد صاحب ایک انتہائی نیک شخصیت ہیں اپنے ایک طویل خط میں لکھتے ہیں کہ پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کے کشیدہ تعلقات کو ختم کرنے کی صورت صرف یہ ہے کہ ملک میں رہنے والے ہندو، مسلمان اور سکھ متحدہ طور پر یہ فیصلہ کر لیں کہ کسی قوم کا بھی جب کوئی شخص اشتعال انگیز حرکت کرے تو تمام اقوام مجموعی حیثیت سے اس کا بائیکاٹ کریں اور اس کو سزا دیں تاکہ دوسرا کوئی شخص اس حرکت کا مرتکب نہ ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنے اس خط میں اس نسخہ کی تائید میں رسول اللہ کی حدیث بھی لکھی ہے کہ آپ نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم اس پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مظلوم بھائی کی مدد تو کریں گے مگر ظالم کی مدد کس طرح کریں اس کے جواب میں رسول اللہ نے فرمایا کہ ظلم و زیادتی کے ہاتھ کو روکنا بھی اس کی مدد کرنا ہے۔

احمدی حضرات کے متعلق یہ بازی یہ شروع سے رائے ہے کہ یہ بیچارے اس قدر نیک اور سادہ لوح ہیں کہ یہ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے بھی ہیں۔ جیسے گھوڑا درخت کے سایہ سے بدکتا ہے۔ اور چونکہ یہ خدا کے خوف سے بہت ہی متاثر ہیں اور گناہ کے قریب جاتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں یہ اندازہ ہی نہیں کر سکتے کہ بعض بُرے لوگوں کا دماغ ناقابلِ اصلاح حد تک گناہوں سے مسموم ہو چکا ہوتا ہے اور جن کو صرف قانون کا ڈنڈا ہی درست راستہ پر لا سکتا ہے کیونکہ اگر ان کمبختوں اور بدنصیبوں کے اندر اخلاق اور ایمان کا ایک شائبہ بھی موجود ہوتا تو یہ کیوں انسان ہوتے ہوئے نہ صرف انسانوں سے نفرت نہ کرتے بلکہ ہر جاندار سے محبت کرنا بھی یہ اپنا فرض سمجھتے۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں کیا رسول اللہ کی اس حدیث کو جاننے والے مسلمانوں نے انسانوں کا قتل عام نہ کیا تھا۔ اور کیا وہ سکھ گورو ارجن صاحب کے دربار صاحب امرتسر کی بنیاد رکھنے والے حضرت میاں میر سے ناواقف تھے جنہوں نے مشرقی پنجاب میں معصوم اور بے گناہ مسلمانوں کا صرف مسلمان ہونے کے جرم میں قتل عام کیا۔

پنجاب کے ہندو اور سکھ دونوں آج بالکل اُسی طرح ہی اپنے ایمان اور اخلاق سے محروم ہو چکے ہیں۔ جس طرح ایک پاگل شخص اچھائی اور برائی یا گناہ اور ثواب میں کوئی فرق نہیں سمجھتا اور ان سیاسی پاگلوں کا علاج تو صرف یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب بہت سخت ترین پالیسی اختیار کرے اور ان لوگوں کو جہنم رسید کر دیا جائے جو ملک کے لئے نئی مصائب پیدا کرنے کے لئے ہندوؤں اور سکھوں میں کشیدگی پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔"

مینڈھر (پونچھ) میں معراج النبی صلعم پر مبارک اجتماع

نوٹ:۔ اخبار بدر کی سابقہ اشاعتوں میں عدم گنجائش کے باعث یہ رپورٹ غیر معمولی تاخیر سے شائع ہو رہی ہے جس کے لئے ادارہ احباب سے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۵۶ء مینڈھر (پونچھ) زیر اہتمام سیرت کمیٹی مینڈھر ایک عظیم الشان جلسہ بتقریب معراج النبی صلعم منعقد ہوا۔ جس جلسہ کی صدارت میر غلام حسین صاحب جاگیردار رئیس اعظم پونچھ نے فرمائی۔ صاحبِ صدر کے حکم سے سیکرٹری سٹیج کے فرائض خواجہ محمد صدیق صاحب فانی نے انجام دیئے۔ مختلف علماء کرام نے معراج النبی صلعم پر تقاریر فرمائیں۔ اور محبانِ رسول صلعم نے خوش الحانی سے نعت خوانی کر کے عوام کو محظوظ کیا۔ اس جلسہ میں مقررین حضرات نے حقیقتِ معراج پر سیر کن بحث سے سامعین کو خطاب کر کے قومی ترقی کی تلقین کی۔ خصوصاً مولانا مولوی عبدالغنی صاحب امام مسجد مینڈھر نے اپنی عالمانہ تقریر میں عوام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ معراج کے لغوی معنے ترقی کے ہیں۔ اور دیکھنا یہ ہے کہ اُمتِ مرحومہ کی ترقی کن قرائن کی محتاج ہے۔ جہاں تک نبی کامل محمد مصطفیٰ کی دائمی روحانیت کا تعلق ہے۔ اس پر اگر عمیق نگاہوں سے کام لیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت دنیا میں صرف مذہبِ اسلام ہی ہے۔ جس میں رسولِ اکرم صلعم کی پیشگوئی کے ماتحت ہر صدی کے سر پر خدا کے مقرر کردہ باکمال انسان پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور آج تک چودہ سو سالوں میں ایک صدی بھی خالی نہیں گئی۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے کی طرف سے مامور نہیں آیا۔ اور یہ دنیا والوں کے لئے زندہ اسلام کی نسبت زندہ نشان ہے۔ مامور آ کر ہماری دینی اصلاح کرتا ہے۔ اور دین میں جو برائیاں پیدا ہوئی ہوں ان کو بذریعہ وحی اور مکاشفہ کے دور کر کے دینِ محمدی کو از سر نو تازہ کرتا ہے۔ یہ کمال صرف اسلام کو حاصل ہے۔ ماسوا اس کے تمام مذاہب اس سے محروم ہیں یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد خواجہ محمد صدیق صاحب فانی نے ۳۰ منٹ تقریر فرمائی۔ اور قرآنِ پاک کو کامل معجزہ قرار دے کر دنیا والوں کو اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ آخر پر حکیم غلام محمد صاحب سیکرٹری سیرت کمیٹی نے عوام کا شکریہ کیا اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے

۲۰ر فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر جماعتوں کی طرف سے پورے اہتمام سے جلسے منعقد ہوئے جن میں اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس سلسلہ میں بعض جماعتوں کی طرف سے آمدہ رپورٹیں درج اخبار ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی ایسی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر افسوس کہ عدم گنجائش کے باعث ان جلسوں کی تفصیلی کارروائی شریک اشاعت نہیں کی جا سکی:۔

جماعت احمدیہ بھاگلپور۔ جماعت احمدیہ کرڈاپلی (اڑیسہ) لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن لجنہ اماء اللہ سونگڑہ حلقہ نمبر ۱ و حلقہ نمبر ۲ جماعت احمدیہ تیاپور۔ جماعت احمدیہ کنیر پورہ (کشمیر) جماعت احمدیہ شیندرہ (پونچھ) جماعت احمدیہ سندہ باڑی (کشمیر) جماعت احمدیہ چک ایمرچ (کشمیر) جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب کے اخلاص میں برکت دے اور بڑھ چڑھ کر خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔ (ادارہ)

۱۷ اپریل ۵۸ء

یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات میں کامیاب جلسے

۱- دہلی میں یوم مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے مورخہ ۳۰/۳/۵۸ بروز اتوار یوم مسیح موعود علیہ السلام منایا گیا۔ صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک مسجد احمدیہ دریا گنج زیر صدارت مکرم رحمت اللہ خاں صاحب ایک جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں محترم صالح شبہی صاحب اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقاریر کیں۔

محترم صالح صاحب انڈونیشین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی حالت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے وعدوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان وعدوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے حضور کو ترقی عطا فرمائی اور آپ کی جماعت کو اکناف عالم میں پھیلا دیا۔ جماعت کی ترقی کے بارہ میں اس وقت حضور نے پیشگوئیاں فرمائیں جبکہ حضور گمنامی کی حالت میں تھے ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہے وہاں اس امر کا بھی ثبوت ہے کہ یہ پیشگوئیاں خدا کی طرف سے تھیں۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون کے معیار کو پیش کر کے بتایا کہ انبیاء کی دعویٰ سے قبل کی زندگی نیک اور پاک ہوتی ہے اور دوست اور دشمن اس زندگی کے متعلق حسن ظن ہوتے ہیں۔ انبیاء کی دعوے سے قبل کی زندگی ہی ان کی صداقت کا ایک ثبوت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ جو شخص نیک۔ پاک اور پرہیزگار ہو وہ یکدم خدا پر افترا کرنا شروع کر دے۔

خاص کر سے حضور کی دعویٰ سے قبل کی زندگی کے بارہ میں آپ کے ہم عمر لوگوں کی آراء پیش کیں۔ جو اگرچہ کفار مکہ کی طرح بعد میں منکر ہو گئے۔ لیکن آپ کی چالیس سالہ زندگی کے متعلق ان کی عینی گواہی یہ تھی کہ یہ شخص ایک طرف نیکی کا مجسمہ اور دوسری طرف اسلام کا عظیم الشان خادم ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضور کا اپنا چیلنج ہے کہ تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔

ایک طرف آپ کا یہ چیلنج اور دوسری طرف آپ کی نیک زندگی کے متعلق دوست و دشمن کی گواہی مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں حضور کی صداقت پر زبردست دلیل ہے۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ

مسکرا

مورخہ ۳۰/۳/۵۸ بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مسکرا میں یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔

ٹھیک دس بجے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔

خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں قرآنی پیشگوئیوں اور احادیث شریفہ کی اخبار صادقہ پر روشنی ڈالنے کے بعد اسلام کی خستہ حالی کا ذکر کیا۔ اور پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔ نیز آپ کے دعویٰ پیشگوئیوں اور اسلام کی شاندار خدمات اور اخلاق فاضلہ کا ذکر کیا۔ نیز آخر میں غیر از جماعت معززین کی آراء بھی دوستوں کے سامنے رکھیں آخر میں سیدنا حضرت اقدس کے اسوۂ حسنہ اور فرمودات پر احباب جماعت کو پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

بالآخر جماعتی ترقی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے پُرسوز دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

حاضری اچھی خاصی تھی۔ مقامی احباب کے علاوہ راڈو کے بھی دوستوں نے جلسہ ہذا میں شرکت کی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

خاکسار منظور احمد مسکرا۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

مورخہ ۲۰/ مارچ کو یہاں یوم مسیح موعودؑ کی تقریب خاص اہتمام سے منائی گئی۔ مقامی جماعت کے تمام مرد و زن جامع مسجد احمدیہ سونگھڑہ میں جمع ہوئے اور جلسہ کی کارروائی تقریباً ۹ بجے زیر صدارت جناب مولوی سید حسام الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مولوی سید یعقوب الرحمٰن صاحب سپروائزر سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی تقریر ہوئی جس میں آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض کارناموں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مولوی سید بدرالدین احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔

تیسری تقریر خاکسار کی ہوئی۔ جس میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے زمانہ کی گمراہی و ضلالت نقشہ پیش کیا۔ پھر آپ کی بعثت کی غرض بتائی۔ نیز مخالفت کے طوفان بدتمیزی اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس جوانمردی اور دلیری سے مخالفت کا مقابلہ کیا۔ اور اپنے پیچھے ایک فعال اور منظم جماعت چھوڑی بالآخر صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں افراد جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ عملی میدان میں آگے آئیں اور اپنے عمل سے تبلیغ کو کامیاب بنائیں۔ اس طرح دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ خاکسار سید محمد موسیٰ مبلغ سونگھڑہ

حیدر آباد (دکن)

مکرم احمد حسن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے درج ذیل رپورٹ ارسال فرمائی۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کے جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت مکرم فضل حق خاں صاحب ریٹائرڈ سشن جج صاحب منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ مکرم حافظ صالح محمد صاحب ایم۔ ایس سی نے مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی علامات کے موضوع پر از روئے قرآن و حدیث و کتب سابقہ مدلل تقریر فرمائی۔ اور ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے عین مقررہ وقت پر آپ کو مبعوث فرمایا۔ اس کے بعد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے صداقت حضرت مسیح موعود پر اپنا تحریری بیان پڑھا۔ اس کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ علاقہ سیلون کے متعلق مختصراً بتلایا کہ کس طرح وہاں کے باشندے دہریت کے تاریک گڑھوں سے احمدیت کے خدام نے نکال کر آغوش اسلام میں بٹھائے۔ آخر میں صدر محترم نے شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی نے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام تاریخ مقررہ پر الحق بلڈنگ زیر صدارت مکرم سید عبداللہ صاحب شامی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم یوسف علی صاحب عرفانی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ آپ نے اسلام کا نقشہ کھینچا کہ کس طرح چاروں طرف سے اغیار حملہ آور تھے۔ مگر حضور علیہ السلام نے کس طرح دلائل اور براہین سے اغیار کو مغلوب کیا۔ اور اسلام کا منور چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ دوسری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے "مقامات احمد" کے عنوان پر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کو چار دوروں میں تقسیم کی اور اس کی تشریح کی اس کے بعد سید عبداللہ صاحب شامی نے عربی میں تقریر فرمائی اور اس کا ترجمہ مکرمی مولوی سمیع اللہ صاحب سمجھاتے رہے۔ آپ نے آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ کی تلاوت فرما کر مسجد اقصیٰ کی تعریف کی۔ آپ نے مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ، لطیف احمد اور اپنی مثالیں دیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت ہے کہ ہم لوگ ملکی اور قومی تعصبات سے بالا ہو کر بھائی بھائی بن گئے ہیں۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

(باقی ص ۳ کالم ۳)

مبلغ سیلون جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی دہلی میں آمد

مورخہ یکم اپریل کو مبلغ سیلون مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر ربوہ جاتے ہوئے دہلی میں مع اہل و عیال تشریف لائے۔ مورخہ ۲/ اپریل کو جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے دفتر انجمن احمدیہ میں انہیں دعوت طعام دی گئی۔ کھانے سے قبل محترم مولوی صاحب کا تعارف خاکسار نے حاضرین سے کرایا اور سیلون میں جماعت کے حالات پر مختصر الفاظ میں روشنی ڈالنے کے لئے کہا۔

محترم مولوی صاحب نے سیلون میں جماعت کی ابتدائی حالت کے متعلق بتایا کہ جماعت کا قیام محترم صوفی غلام محمد صاحب کے ذریعہ ہوا۔ جبکہ صوفی صاحب ماریشس جاتے ہوئے کچھ عرصہ کے لئے وہاں قیام کیا۔ نیز بتایا کہ اب سیلون کا مشن باقاعدہ طور پر منظم ہو چکا ہے۔ اور اخبارات و لٹریچر کے ذریعہ اشاعت اسلام کا کام کر رہا ہے۔ باوجود مالی حالت کی کمزوری کے مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت خریدی جا چکی ہے۔ آپ نے دوستوں کو وہاں کے مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست بھی کی۔ اور اپنے علاقہ میں بھی احمدیت کی سرگرم تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی رات کو محترم مولوی صاحب بذریعہ فرنٹیر میل عازم قادیان ہوئے۔

افکار و آراء

یورپ میں جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی مساعی پر

سویڈن کے ایک مشہور رسالہ کا تبصرہ

اس وقت یورپ امریکہ ایشیا اور افریقہ کے مختلف علاقوں میں احمدی مجاہدین جس اخلاص محنت اور جانفشانی سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اس سے ان علاقوں کے عیسائی حلقوں میں ایک زبردست ہلچل مچی ہوئی ہے۔ چنانچہ ان کی اس گھبراہٹ اور پریشانی کا اندازہ وہاں کے عیسائی اخبارات کے ان مضامین اور تبصروں سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ جن میں وہ اسلام کی اس بڑھتی ہوئی رَو پر آئے دن شدید خطرہ کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

ذیل میں سویڈن کے ایک مشہور علمی رسالہ " TIDENS TECKEN " کا ایک اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے ارسال کیا ہے۔ یہ اقتباس اس رسالہ کے ایک طویل مضمون سے لیا گیا ہے۔ جو اس نے ۱۹۵۸ء کے Sprens E... میں شائع کیا ہے۔ یہ طویل مضمون اس انٹرویو کی رپورٹ پر مشتمل ہے۔ جو رسالہ مذکور کے ایڈیٹر نے سویڈن سے ہمبرگ پہنچ کر مکرم جناب چوہدری عبداللطیف صاحب سے کیا تھا۔ اس مضمون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور ان کے اثرات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے اور عیسائیت کی تباہی اور اسلام کے غالب آنے کے متعلق ان پیشگوئیوں کا بالتفصیل ذکر کرنے کے بعد جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہیں عیسائی دنیا کو بایں الفاظ خبردار کیا گیا ہے:۔

" اسلام میں رونما ہونے والے اس مسیح موعود کا وجود اس کی قائم کردہ جماعت اور اس کے تبلیغی مشن یہ سب چیزیں ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان حالات میں ہمیں اس امر پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔ کہ کیا ہم عیسائیوں میں وہی جذبہ وہی سچائی اور وہی روح القدس موجود ہے۔ جو ہمارے مسیح کی ابتدائی جماعت میں کارفرما تھا؟ اگر نہیں تو پھر ہم نے عیسائیت کے مقصد اور اس کی غرض و غایت کو فراموش کر دیا ہے۔ بے شک ہمارے گرجے وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے ہیں اور ہماری جماعتیں اور تنظیمیں جگہ جگہ موجود ہیں۔ لیکن سچائی کی روح کے بغیر ہمارا مذہب ہمارے عقائد اور ہماری تنظیمیں سراسر غیر مفید اور بے سود ہیں۔ اور ایک بڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں ہر چند کہ اس اسلامی جماعت کے مشن عیسائیت کے لئے خطرناک نہیں کہلا سکتے۔ لیکن حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت ایشیاء امریکہ یورپ اور افریقہ میں جارحانہ طور پر عیسائیت پر حملہ آور ہے۔ اس کے پیش کردہ دلائل ٹھوس مضبوط اور قوی ہیں ان حالات میں جب ہم ان نتائج پر غور کرتے ہیں۔ جو اس تبلیغی جدوجہد کے نکل سکتے ہیں۔ تو ہم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ کیا ہم عیسائیوں میں وہ روحانی طاقت موجود ہے جس سے ہم اس جارحانہ تحریک کا مقابلہ کر سکیں۔ کیا ہم عیسائیوں پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا۔ کہ ہم اسلام کے اس تبلیغ کا اپنے صحیح عقائد اور روح القدس کی برکت سے جواب دینے کے قابل ہو سکیں "

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مسیح موعود

(بقیہ صفحہ ۔۔)

کوڈالی

جلسہ یوم مصلح موعود علیہ السلام ۲۰ - ۳ - ۵۸ کو زیر صدارت مکرم بی محمد احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح پر ۳۰ منٹ تقریر کی اس کے بعد مکرم عبداللہ صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں حضور علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور بتلایا کہ کس طرح معین وقت پر پوری ہوئیں۔ اس کے بعد صدارتی تقریر کی۔ جس میں پہلا یوم مسیح موعود علیہ السلام رمضان میں منعقد کیا جانا نیک فال بیان کیا۔ اور بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی برخواست ہوا۔

پینگاڈی

جماعت احمدیہ پینگاڈی کے سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ مکرم عبدالقادر صاحب نے اطلاع دی کہ جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت مکرم مولوی عبداللہ صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بیان کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح بیان فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بعض سے واقعات جو آپ کی صداقت کی دلیل ہیں بیان فرمائے۔ آپ نے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور من اللہ اور سچے نبی ہیں۔ آپ کی تقریر تقریباً ایک گھنٹہ رہی۔ اس کے بعد صدر محترم نے اختتامی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیوں مانتے ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ ایک مامور من اللہ کی شناخت کے لئے جو معیار قرآن کریم اور احادیث میں بیان ہوئے ہیں ان پر غور کیا جائے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں تمام پورے ہوئے ہیں۔ نیز اگر دل سے تعصب نکال کر آپ احمدیت کا بغور مطالعہ کریں تو آپ پر اس کی صداقت واضح ہو جائے گی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

جمشید پور

جماعت احمدیہ جمشید پور نے یوم مسیح موعود مورخہ ۲۳ - ۳ - ۵۸ کو منایا اور جلسہ زیر صدارت پراونشل امیر صوبہ بہار صبح ۹ بجے منعقد کیا۔ بعد تلاوت قرآن کریم و نظم مکرم پراونشل امیر صاحب صداقت مسیح موعود پر تقریر فرمائی۔ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو پیش کیا دوسری تقریر جناب امیر صاحب مقامی نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر فرمائی آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تین نشان عطا فرمائے۔

(۱) پیشگوئیاں (۲) قبولیت دعا (۳) تائید الحق اور دیکھنے والے جانتے ہیں کہ کس کثرت سے یہ پورے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ باوجود سخت مخالفت کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتداء میں تمام ہندوستان میں احمدیت پھیلی اور آپ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ

"قادیان میں"

(بقیہ صفحہ ۱)

قادیان کے احمدیوں کے سامنے ایک لائحہ عمل اور پروگرام ہے۔ جس پر ان کی طاقتیں خرچ ہوتی ہیں۔ اور ان کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں اور اسی طرح ان کا جوش اور جذبہ بیدار رہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ سماجی طور پر ان کے خیالات اور اصول پرانے ہیں لیکن وہ جدید طریقوں کو بھی اپنائے ہوئے ہیں۔ اور وہ قادیان میں پرانی یادگار دنیا کو اب بھی زندگی کے احساس سے دیکھتے ہیں احمدی پرجوش مبلغ ہیں۔ اور مادی اعتبار سے وہ اپنی چھوٹی اور متحدہ جماعت کو صنعتی اور مالی طور پر وسعت دے رہے ہیں۔

سیاسی لحاظ سے قادیان کے احمدی خالص طور پر غیر جانبدار اور غیر فرقہ وارانہ ہیں۔ اور وہ ہر سیاسی گورنمنٹ کے ساتھ امداد اور تعاون کرتے ہیں جس کے ماتحت وہ رہیں ہاں اس شرط کے ساتھ کہ تبلیغ کی آزادی دی جائے۔ اقتصادی اعتبار ... ذاتی ملکیت کے حق میں ہیں۔ اور ان کی یہ پالیسی ہے کہ جائیدادوں اور پرائیویٹ ملکیت کو اسی حال پر رہنے دیا جائے۔

کبھی کبھی احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ جماعت کو زیادہ اس لئے ناپسند کیا جاتا ہے کہ اس کے افراد غیر احمدیوں کی مسجدوں میں نماز نہیں ادا کرتے غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ اور نہ ہی غیر احمدیوں کی سیاسی امنگوں کو پورا کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ احمدیوں کے اندرونی اتحاد اور یکجہتی اور جماعتی اعتبار سے احساس ذمہ داری کے نتیجہ میں وہ ایک حد تک ہندوستان کے دوسرے مسلمان فرقوں کے مسائل سے علیحدہ ہو گئے ہیں یہ سماجی علیحدگی (نہ کہ مذہبی عقائد) ہی زیادہ تر ان کے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان اختلاف و دشمنی بڑھانے کا موجب ہوئے ہیں"۔

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کا برادر فضل حق صاحب آگرہ میں الیکٹریکل انجینئرنگ کے دوسرے سال کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان و درویشان کرام درخواست دعا ہے کہ اچھے نمبروں پر کامیاب ہوں

۲۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی میٹرک کا امتحان سرینگر میں دے چکا ہے کامیابی کیلئے درخواست دعا کرتا ہے

۳۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ اور ان کی والدہ اکثر بیمار رہتی ہیں ان کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے

۴۔ جموں میں دو احمدیہ مساجد ہیں ایک پر غیر احمدی ظلماً قابض ہیں نہ مسجد عملی دیتے ہیں نہ انہوں نے مسجد کو استعمال کیا بلکہ غیر شرعی کاموں پر لگا رکھی ہے۔ ہم نے مشیر مال صاحب کے پاس مقدمہ کر دیا ہے غیر احمدی بارسوخ اور بڑے حوم مالدار اور متعصب ہیں ہمیں بظاہر امید نہیں صرف خدا پر بھروسہ ہے کہ ہم حق پر ہیں ازراہ کرم دعا فرمائی جائے چند روز میں فیصلہ ہونے والا ہے۔ خاکسار حکیم محمد سعید انچارج تبلیغ جموں و کشمیر۔

نام نیکو رفتگاں ضائع مکن تا بماند نام نیکت برقرار

حضرت والد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

از جناب شیخ عبد الحمید صاحب واقف زندگی ناظر بیت المال قادیان

(۲)

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک

رشتہ داروں کے ساتھ آپ ہمیشہ صلہ رحمی اور شفقت کا سلوک فرماتے۔ آپ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں (جو عموماً احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے معمولی معمولی خاندانی باتوں میں شرارت سے کام لیا کرتے تھے) سے بھی حسن سلوک اور محبت سے پیش آیا کرتے تھے اور جب کبھی موقعہ ہوتا آپ ان کی امداد سے دریغ نہ کرتے۔ اگر کبھی کسی مخالف رشتہ دار کی متواتر شرارتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے گھر میں سے کوئی مکرم والد صاحب سے عرض کرتا کہ یہ شخص ایسا ہے۔ تو آپ فرماتے کہ ہم اس سے نیکی خدا کے حکم کے ماتحت کرتے ہیں۔ اور ہم نے اپنے کام کا اجر خدا سے لینا ہے نہ کہ اس شخص سے۔

آپ کے حسن سلوک اور ہمدردانہ رویہ کی وجہ سے باوجود مذہبی مخالفت کے آپ کے تمام غیر احمدی بھائی اور اکثر قریبی رشتہ دار آپ کی پوری تعظیم کرتے اور بعض اوقات اپنے باہمی تنازعوں اور بیاہ شادی کے معاملات میں بھی مکرم والد صاحب سے مشورہ لیا کرتے کیونکہ اُن کو مکرم والد صاحب کی دلی ہمدردی اور صائب رائے کا پورا یقین ہوتا۔

مکرم والد صاحب کی ایک ہمشیرہ ۱۹۲۱ء میں بیوہ ہوگئی۔ آپ نے اپنے دیگر بھائیوں کے ساتھ مل کر سالہا سال تک اس کے ماہوار گذارہ کا انتظام فرمایا۔ اور جبتک کہ بیوہ ہمشیرہ کے لڑکے تعلیم حاصل کر کے بالغ ہو کر خود کمانے نہیں لگ پڑے۔ اور جب تک کہ اُن کی دُختر کی شادی نہیں کردی گئی اس وقت تک بیوہ بہن کی ماہوار امداد فرماتے رہے۔ اسی طرح ۱۹۳۰ء میں جب آپ کے ایک بھائی شیخ محمد حسن صاحب اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ تو ان کے اہل و عیال کی بھی آپ ایک لمبے عرصہ تک خاطر خواہ امداد فرماتے رہے۔

ہمارے رشتہ داروں میں سے تین چار ایسے خاندان قادیان میں رہائش پذیر تھے۔ جن کے مرد اپنی ملازمتوں یا کاروبار کے سلسلہ میں قادیان سے باہر تھے۔ ان کی عدم موجودگی میں آپ کو ایسے خاندانوں کی روزانہ ضروریات پورا کرنے کا خاص طور پر خیال رہتا۔ اور ان کی ہر قسم کی امداد اور خدمت کرنے میں آپ ایک بشاشت محسوس کرتے آپ کا عموماً یہ طریق تھا کہ جب صبح کا ناشتہ کر کے بازار سودا خریدنے جاتے۔ تو شہر جانے سے قبل ان رشتہ داروں کے گھروں سے گذرتے جاتے اور ان کے لئے بھی بازار سے سودا خرید کر واپسی پر اُن کی چیزیں پہنچا کر گھر تشریف لاتے۔

مکرم والد صاحب گھر کا چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے میں بھی کبھی عار محسوس نہ کرتے اور اپنی اولاد کو بھی عموماً یہ نصیحت فرماتے کہ انسان کو ہر معمولی سے معمولی کام کرنے کی عادت اور مشق ہونی چاہیئے۔ تاکہ ضرورت کے وقت پریشانی اور دقت نہ ہو۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جب ہماری والدہ صاحبہ سردیوں کے موسم میں بیمار ہوئیں۔ تو مکرم والد صاحب تہجد کے وقت خود آگ جلاتے۔ اور تمام گھر کے افراد کے وضوء کے لئے پانی گرم کرتے اور سب کو اٹھاتے۔ نیز جب گھر میں بیٹھتے تو کچھ نہ کچھ کام کرتے رہتے۔ مثلاً سبزی چیرنا۔ معقہ تیار کرنا اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگانا۔ بعض اوقات جب آپ فارغ ہوتے تو ورزش کرنے کی خاطر لکڑیاں پھاڑنا شروع کر دیتے۔ اور ہمیشہ ہمیں اپنے عملی نمونہ سے سبق دیتے کہ انسان کو کبھی بیکار نہیں بیٹھنا چاہیئے۔

مکرم والد صاحب کے علاوہ اپنے خاندان میں آپ کی ایک بہن احمدی تھی جس کی تمام اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہے۔ آپ کے بھائیوں میں سے ایک بھائی شیخ محمد حسن صاحب جو ۱۹۳۰ء میں وفات پاگئے تھے نے اپنی بیماری سے کچھ عرصہ قبل بیعت کی تھی۔ باقی آپ کے تمام بھائی غیر احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو احمدیت کی سچائی کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مکرم والد صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور جب کبھی موقعہ میسر آتا اس سے پورا فائدہ اُٹھاتے۔ جلسہ کے موقعہ پر آپ خاص طور پر اپنے رشتہ داروں اور واقف کار دوستوں کو مدعو کرتے۔ اگر کوئی غیر احمدی رشتہ دار گھر میں تشریف لاتا تو اس کو خوب تبلیغ کرتے اور فرماتے کہ یہ روحانی غذا ہے

آپ کی تبلیغ سے پٹھانکوٹ میں عبدالکریم صاحب اور نور دین صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔ نیز شیخ غلام قادر صاحب مرحوم سیکرٹری میونسپل کمیٹی (جو مکرم عبد المجید صاحب سالک۔ ملک عبد المجید صاحب عارف اور جلیل احمد صاحب عشرت کے والد ماجد تھے) نے خلافت ثانیہ کی بیعت کی۔

مکرم والد صاحب کے دادا صاحب شیخ عتاب خان صاحب مرحوم پہلے رتڑ چھتڑ والے پیروں کے مرید تھے۔ آپ کی تبلیغ اور سمجھانے سے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے مکرم والد صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب ان کی بیعت کی منظوری کی اطلاع پہنچی تو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے دادا جان سے بعض پرانے تاریخی واقعات اور معلومات حاصل کر کے بھجوائیں لیکن افسوس کہ اُن کی جلد وفات ہو جانے کے باعث اس کام کی تکمیل ممکن نہ ہوسکی۔

درد گردہ کی بیماری

مکرم والد صاحب کی صحت ۱۹۴۳ء کے شروع تک خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ اور آپ بہت کم بیمار ہوتے تھے۔ ۱۹۴۳ء کے وسط میں آپ کو گردہ میں پتھری اور پیشاب کی بندش کا عارضہ ہوا۔ جس نے آپ کی صحت کو بہت کمزور کر دیا۔ مقامی طور پر ڈاکٹروں کے دیسی علاج کے بعد جب کوئی افاقہ نہ ہوا تو مکرم والد صاحب کو امرتسر سول ہسپتال میں اپریشن گردہ کروانا پڑا۔ اس اپریشن پر امرتسر کے ایک ماہر سرجن جناب امیر الدین صاحب نے کافی محنت صرف کی (اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے) اس اپریشن کے بعد مکرم والد صاحب کو گو درد گردہ کی تکلیف میں تو افاقہ ہوگیا۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے بائیں بازو اور ٹانگ میں رعشہ کی تکلیف ہوگئی۔ باوجود ممکن علاج کے اس مرض سے افاقہ نہ ہوسکا۔ بلکہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد قادیان سے ہجرت کے صدمہ۔ غریب الدیاری کی تکالیف اور ضعیف العمری کے باعث آپ کی اس تکلیف میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا۔ اور رعشہ کا اثر دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں پر پڑا۔ یہاں تک کہ آپ چلنے پھرنے سے کافی حد تک معذور ہو گئے تھے۔

اس بیماری کی تکلیف کے باوجود مکرم والد صاحب ۱۹۴۶ء تک محلہ دار الفضل کی صدارت کے فرائض پوری تندہی اور کوشش سے کرتے رہے۔ ۱۹۴۶ء کے آخر میں جب آپ کو بیماری کی تکلیف زیادہ ہوگئی۔ اور آپ نے سمجھا کہ اب میں اس قابل نہیں ہوں۔ کہ اپنے فرائض کو صحیح رنگ میں ادا کر سکوں۔ تو آپ نے صدارت سے فارغ ہونے کی درخواست کی اور آپ کی معذوری کے پیش نظر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے منظور فرما لیا۔

۱۹۴۷ء کے فسادات میں قادیان سے ہجرت کر جانے کے بعد آپ برادرم شیخ عبدالعزیز صاحب کے پاس اوکاڑہ کے قریب ایک گاؤں (کے پلاٹ) میں ٹھہرے رہے۔ مگر آپ زیادہ عرصہ تک اس ماحول میں گزارہ نہ کر سکے۔ کیونکہ دیہات میں نہ تو باقاعدہ احمدی جماعت تھی نہ نماز باجماعت کا انتظام تھا۔ اور نہ سلسلہ کا تازہ اخبار میسر تھا۔ چنانچہ چند ماہ قیام کے بعد آپ اپنے ایک چھوٹے بھائی مکرم شیخ مقبول احمد صاحب اوورسیر شیخوپورہ کی تحریک پر گاؤں سے شیخوپورہ بغرض مستقل رہائش تشریف لے گئے۔ اور مکرم والد صاحب کے خیال سے کچھ عرصہ بعد برادرم عبدالعزیز صاحب نے بھی کوشش کر کے اپنی تبدیلی شیخوپورہ کروالی۔ اور اب تک وہ وہاں ہی محکمہ نہر میں بطور ریڈر کے ملازم ہیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات

حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ کی انتہائی خواہش تھی۔ کہ وہ اپنی زندگی کے بقیہ ایام میرے پاس قادیان میں بسر کریں۔ اور وفات کے بعد بھی بہشتی مقبرہ کی زمین میں دفن ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ لیکن محترم والد صاحب کی بعض خاندانی مجبوریاں وسط اکتوبر ۱۹۵۳ء تک ان کی خواہش کی تکمیل کے راستہ میں روک بنی رہیں۔ مکرم والد صاحب کی ایک نواسی (خاکسار کی حقیقی بھانجی) عزیزہ زاہدہ حمیدہ اپنی والدہ کی وفات کے بعد جبکہ اس کی عمر صرف ایک سال تھی۔ عرصہ ۱۸ سال سے میرے والدین کے گھر میں پرورش پا رہی تھی۔ اور میرے والدین کی یہ خواہش تھی کہ وہ اپنی زندگی میں اس بچی کی شادی سے سبکدوش ہو جائیں۔ لیکن غریب الدیاری کے زمانہ میں خاکسار کی والدہ صاحبہ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۳ء کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئیں۔ اور جس بچی کو انہوں نے اپنی جان سے عزیز جان کر رکھا تھا اُسے بے سہارا چھوڑ کر رخصت ہوئیں۔ اور مکرم والد صاحب کی خدمت اور خبر گیری کا یہ سہارا بھی ختم ہوگیا۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی وفات کا حادثہ مکرم والد صاحب کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہوا۔ اور قریباً ایک ماہ وہ بستر علالت پر رہنے کے بعد مستقل طور پر چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے۔ یہاں تک کہ حوائج ضروریہ کے لئے بھی دوسروں کے محتاج رہے

محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد مجھے اس امر کا شدت کے ساتھ احساس پیدا ہوا۔ کہ مکرم والد صاحب کو جلد از جلد قادیان

آجانا چاہیئے۔ تاکہ ان کی معذوری اور غیر معمولی تکلیف کی حالت میں میں اُن کی کچھ خدمت کرسکوں اور اُن کی زندگی کے آخری لمحات قادیان میں گذارنے کی خواہش پوری ہوسکے ادھر آپ اپنی نواسی کے رخصتانہ کے لئے بھی فکر مند تھے۔ اس لئے آپ کی خواہش کے مطابق خاکسار پاسپورٹ پر دوماہ کی رخصت لے کر پاکستان گیا اور عزیزہ کے رخصتانہ کے انتظامات کی تکمیل کی اور اس طرح ۹ ستمبر کو لاہور مغلپورہ گنج میں والد صاحب محترم اپنے ہاتھوں اس تقریب کو سرانجام دے کر اپنی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوئے۔

چونکہ محترم والد صاحب مستقل طور پر قادیان آنے کے ارادہ سے پاکستان سے رخصت ہو رہے تھے۔ اس لئے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد خورشید صاحب نے اپنے بڑے لڑکے عزیز محمد انور کی شادی کی تاریخ بھی مکرم والد صاحب کی وہاں موجودگی میں مقرر کی۔

چنانچہ ۱۴؍اکتوبر ۱۹۵۳ء کو اس شادی میں شرکت کے بعد مورخہ ۱۶؍اکتوبر کو خاکسار مکرم والد صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر قادیان کی طرف روانہ ہوا۔

قادیان میں تشریف آوری چونکہ مکرم والد صاحب چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ اس لئے مجھے سب سے زیادہ فکر اس بات کا تھا۔ کہ مکرم والد صاحب کو "نومین لینڈ" (No Man's Land) کے ایریا پر تکلیف ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ نہایت آرام اور آسانی کے ساتھ یہ مرحلہ طے پایا۔ جب ہماری ٹیکسی بارڈر پر پہنچی اور ابھی ہم سوچ رہے تھے۔ کہ مکرم والد صاحب کو اُٹھا کر بارڈر پار کرنے کے لئے دو تین قلیوں کا انتظام کیا جائے تو عین اُس وقت ایک ہندوستانی پولیس آفیسر اور ایک ہندوستانی معزز لیڈی اپنی کار پر (Custom) کسٹم آفس پر پہنچے اور انہوں نے از خود مکرم والد صاحب کو اپنی کار پر دیکھ کر وہ پرمٹ کے ساتھ ہندوستان میں لے جا رہے تھے) بارڈر پار کرانے کی پیشکش کی۔ جسے ہم نے اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد سمجھ کر قبول کیا۔ اور محترم والد صاحب نہایت آسانی کے ساتھ یہ سفر طے کرتے ہوئے عرصہ ۶ سال بعد قادیان کی مقدس سرزمین میں بخیریت واپس پہنچے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً۔

مکرم والد صاحب نے غیر معمولی حالات میں یہاں پہنچکر ایک سکون اور بشاشت محسوس کی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان تھا جو اس نے خاکسار کو یہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

قادیان میں آکر مکرم والد صاحب کا علاج اول ۱½ ماہ تک مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ کی زیر ہدایت ہوتا رہا۔ لیکن جب ڈاکٹری علاج سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ تو مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کے مشورہ سے یونانی علاج شروع کیا گیا۔ اور ہمدرد دواخانہ دہلی سے ادویات منگوا کر استعمال کرائی جاتی رہیں لیکن اس علاج سے بھی کوئی نمایاں افاقہ نہ ہوا۔ اور چلنے پھرنے میں تکلیف بدستور رہی۔ مکرم والد صاحب اس امر پر کبھی کبھی بار اظہار افسوس فرمایا کرتے تھے۔ کہ قادیان میں پہونچ جانے کے باوجود بھی میں نماز باجماعت کی ادائیگی سے محروم ہوں۔ اور مسجد میں نہیں جاسکتا۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ ان کی مسجد میں جاکر نماز باجماعت میں شریک ہونے کی تڑپ بڑھتی گئی۔ اور جب ۱۹۵۳ء کا جلسہ سالانہ قریب آیا۔ تو وہ اس امر کا بار بار ذکر فرماتے کہ کسی طرح مجھے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی صورت پیدا ہو جائے۔

بعض دوستوں سے اس بات کا ذکر کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ قادیان میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تحویل میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک کرسی ہے۔ جس پر حضور بیماری کے ایام میں بیٹھ کر جلسہ سالانہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور جس پر حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کو ان کی بیماری کے عرصہ میں بٹھا کر جلسہ سالانہ پر لے جایا جاتا تھا۔

خاکسار کے دریافت کرنے پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اس کی تصدیق فرمائی۔ اور ازراہ نوازش مکرم والد صاحب کے لئے اس کرسی کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی۔

چنانچہ مورخہ ۲۵؍دسمبر ۱۹۵۳ء کو محترم والد صاحب کو اس کرسی پر بٹھا کر مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلا جمعہ پڑھنے کے لئے لے جانے کا انتظام کیا گیا۔ اس جمعہ میں شمولیت سے مکرم والد صاحب کی طبیعت پر بہت خوشگوار اثر پڑا۔ اور انہوں نے متعدد بار اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ قادیان کے ہر سہ روز مکرم والد صاحب کو جلسہ گاہ تک لے جانے اور واپس لانے کا انتظام کیا گیا۔ اور وہ بڑے شوق سے جلسہ میں شامل ہو کر ایک غیر معمولی روحانی مسرت محسوس کرتے رہے۔

جلسہ کے آخری روز مورخہ ۲۸؍دسمبر کو آپ کو سارا دن جلسہ گاہ میں تشریف فرما رہے۔ اور صبح معمولی سے ناشتہ پر اکتفا کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آجکل روحانی غذا سے زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے بعد بھی محترم والد صاحب مرحوم کبھی کبھی جمعہ کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ میں اور ہر دو عیدین کے مواقع پر کرسی کے ذریعہ سے نمازوں اور خطبات میں شریک ہوتے رہے۔ اور جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء پر بھی آپ حسب سابق ابتدائی اور آخری دعا اور بعض اہم تقریروں میں شامل ہوئے۔

واپسی پاکستان چونکہ والد صاحب مرحوم مستقل طور پر قادیان میں رہائش کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ اسلئے اُن کا ویزا جو ابتداء میں صرف تین ماہ کے لئے مل سکا تھا۔ حسب ضرورت تجدید کرایا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ آخر مارچ ۱۹۵۵ء میں یہ نوٹس موصول ہوا۔ کہ مزید ویزا کی توسیع نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ والد صاحب کو اپنی خواہش اور مرضی کے خلاف ۱۲؍اپریل ۱۹۵۵ء کو واپس پاکستان جانا پڑا۔ چونکہ ان دنوں امرتسر لاہور کے درمیان گاڑی کی آمد و رفت شروع ہو چکی تھی۔ اس لئے محترم والد صاحب کے سفر میں کافی حد تک آسانی کی صورت پیدا ہوگئی۔

لاہور سے شیخوپورہ تک والد صاحب کے لئے کار کا انتظام میرے بھتیجے عزیز محمد انور نے کیا ہوا تھا۔ بعض پاکستانی رشتہ داروں کی خواہش تھی کہ اب مکرم والد صاحب وہاں ہی رہیں۔ لیکن مکرم والد صاحب یہ پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ مورخہ ۲۰ ۸/۵۵ کو خاکسار مکرم والد صاحب کا ویزا دوبارہ حاصل کر کے اُن کو اپنے ہمراہ قادیان بخیریت لے آیا۔

آخری آمد و رفت اور وفات یہاں پہنچ کر والد صاحب کی طرف سے لمبے عرصہ کے ویزا اور مستقل شہریت کی درخواستیں دیدی گئیں۔ تاکہ اُن کے مستقل قیام کی صورت ممکن ہوسکے۔ لیکن جولائی ۱۹۵۶ء میں والد صاحب کو مزید توسیع ویزا کی نامنظوری اور واپس جانے کا نوٹس موصول ہوا۔ والد صاحب اپنی معذوری اور بیماری کی حالت میں سفر کے ناقابل تھے اس لئے سول سرجن صاحب گورداسپور کا تصدیقی سرٹیفکیٹ پیش کرتے ہوئے دوبارہ درخواست کی گئی اور مرکزی حکومت کی ہمدردانہ توجہ سے مکرم والد صاحب کا یہاں مزید ایک سال کے لئے قیام ممکن ہوسکا جس کے بعد جولائی ۱۹۵۷ء میں نوٹس موصول ہوا۔ کہ آخر جولائی تک ہندوستان کا بارڈر پار کیا جائے۔ اس دفعہ بھی توسیع ویزا کے لئے کوشش کی گئی۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوسکی اور بامر مجبوری والد صاحب کو ۲۸؍جولائی ۱۹۵۷ء کو واپس پاکستان جانا پڑا۔

چونکہ اس دفعہ خاکسار کا پاسپورٹ تجدید نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا خاکسار والد صاحب کے ہمراہ امرتسر اسٹیشن سے آگے نہ جاسکا اور ان کے ساتھ ایک درویش بھائی عزیز نذیر احمد صاحب پسر بابا نور احمد صاحب باورچی (درویش) کو بھجوایا گیا۔

یہ حالات اور وقت کی مجبوریاں تھیں۔ کہ بیماری اور معذوری کے باوجود والد صاحب زخمی احساسات کے ساتھ قادیان کی محبوب بستی کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ یہاں سے رخصت ہوتے وقت مکرم والد صاحب کو سب سے زیادہ خیال اپنی وصیت کے کاغذات کی حفاظت کا تھا۔ حصہ جائیداد انہوں نے اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ اور حصہ آمد کی باقاعدہ ہر وقت ادائیگی کے آپ احتیاط سے پابند تھے۔ بلکہ اکثر اوقات متوقع آمد پر بھی قبل از وقت حصہ آمد کی ادائیگی فرما دیا کرتے تھے۔

آپ نے تحریک جدید کے اُنیس سالہ مالی جہاد میں باقاعدگی سے حصہ لیا۔ اور اس کے بعد ۱۹۵۴ء میں آئندہ سالوں کے لئے یکمشت مبلغ یکصد روپیہ تحریک جدید میں ادا فرمایا۔ اور بعد میں بھی متواتر ادائیگی فرماتے رہے۔

جولائی ۱۹۵۷ء کے بعد والد صاحب مرحوم کچھ عرصہ شیخوپورہ میں مقیم رہے۔ پھر اس امید پر کہ قادیان جانے کے لئے جلد ویزا کا انتظام ہو جائے گا۔ اپنے پوتے عزیز محمد انور صاحب کے پاس لاہور تشریف لے آئے۔ لیکن باوجود کافی کوشش اور جد و جہد کے جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو آپ کو مجبوراً دوبارہ شروع فروری میں شیخوپورہ واپس جانا پڑا۔

آپ کی صحت روز بروز گرتی گئی۔ اور آپ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ان کا آخری وقت قریب ہے۔ اپنے بہشتی مقبرہ ربوہ میں امانتاً دفن ہونے کی وصیت فرمائی اور اُسی انتظام کی عملی تکمیل کے لئے مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ (جن سے آپ کو ان کے اخلاص کے باعث دلی اُنس تھا) کے پاس صندوق اور کرایہ ٹرک برائے ربوہ کے اخراجات کی رقم بھی جمع کرا دی۔

۸؍مارچ کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی اور قریباً ۷۵ سال کی عمر پاکر آپ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

گو مجھے افسوس ہے کہ میں حالات کی غیر اختیاری مجبوری کے باعث نہ ہی والدہ مرحومہ کی وفات کے وقت شیخوپورہ پہنچ سکا اور نہ ہی محترم والد صاحب کے آخری لمحوں میں اُنہیں دیکھ سکا۔ لیکن میرا دل مجھے تسلی دیتا ہے۔ کہ میں اپنے والدین کی آخری دعاؤں سے محروم نہیں رہا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر دو کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے ہمیں اس بات کی توفیق بخشے کہ ہم اپنے بزرگوں کی خوبیوں کو عملی طور پر اپناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

فہرست وصولی درویش فنڈ و اعلان دعا

مندرجہ احباب کی طرف سے ماہ جنوری ۱۹۵۸ء و فروری ۱۹۵۸ء میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں موصول ہوئی ہیں ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور اموال میں برکت ڈالے اور مزید خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان احباب کو ان نیک کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے جو تا حال کسی مجبوری کے باعث ان تحریکوں میں شامل نہ ہو سکے ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

نام	رقم	نام	رقم
مکرم عبد الحلیم صاحب دیوڈوگٹ	۱/-	سیکرٹری صاحب مال منار گھاٹ	۲۷/-
" عثمان خان صاحب کیرنگ	۱/-	مکرم ظہور حسین صاحب لبینہ	۱۰/-
" کلیم الدین صاحب "	۱/-	" محمد صدیق صاحب کلکتہ	۴۳/-
" شہاب الدین خان صاحب "	۲/-	" محمد احمد صاحب غوری "	۲۰/-
" داؤد خان صاحب "	۱/-	" شریف احمد صاحب کویت	۱۴/۸۱
محترمہ نامرہ بیگم صاحبہ "	۲/۰۰	" سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۳/۴۴
" مسلمان بی بی صاحبہ "	۵/-	" شریف احمد صاحب چود وار	۳/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینگاڈی	۵/-	" محمد اسماعیل صاحب وکیل یادگیر	۱۱/-
مکرم ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب گجرات	۲۶/۵۰	" ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب ضبق آباد	۱/-
" محمود احمد صاحب بہار	۱۰/-	" ذبیح اللہ الدین صاحب جموں	-/۵۰
" ڈاکٹر شمیم احمد صاحب آرہ	۲۰/-	" صدیق امیر علی صاحب موگرال	۲۰/-
" تسنیم احمد صاحب "	۲/-	" محمد مجید صاحب کانپور	۲۴/-
سیکرٹری صاحب مال حیدر آباد	۱۴/۳۱	" محمد شفیع صاحب اکبر پوری کانپور	۱۲/-
لجنہ اماء اللہ "	۴۱/-	" محمد اسمٰعیل صاحب " "	۶/-
" سید داؤد احمد صاحب مظفر پور	۱۰/-	" حبیب اللہ خان صاحب "	۳/۰۰
" " شہاب احمد صاحب "	۲/-	کل میزان	

آئندہ امتحان (۲۵ مئی ۱۹۵۸ء بروز اتوار) کی امتحانی کتب

خلافتِ حقہ اسلامیہ

اور

نظامِ آسمانی کی مخالفت اور اُس کا پس منظر

نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعلق ہر قسم کی کتب خریدتے وقت پہلے آپ اپنے قومی کتب خانہ بکڈپو کی طرف رجوع کریں۔ بلکہ اُسے ترجیح دیتے ہوئے نہ صرف خود ہی حیرت انگیز طور پر ارزاں کتب حاصل کریں۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ کی آمد بڑھا کر ثواب حاصل کرنے والے بنیں۔ مکمل زیر طبع فہرست کتب عنقریب آپ کی خدمت میں پہنچ رہی ہے۔

المعلن: مینجر بکڈپو (صدر انجمن احمدیہ) قادیان دار الامان

درخواست دعا۔ میرے چھوٹے بھائی چوہدری رحمت اللہ صاحب کمیشن ایجنٹ محمد پور شریفیہ ریاست بہاولپور کے متعلق بعارضہ بخار بیمار ہو جانے کی اطلاع ملی ہے۔ احباب جماعت سے برادر موصوف کی جلد کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

عاجزہ اہلیہ مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری

اعلان منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ ۱۰۶ مورخہ ۵۸/۴/۲ میں بوجہ بقایا منسوخ کر دی ہیں۔ اب قواعد وصیت کے مطابق ان سے کسی قسم کا چندہ قبول نہ کیا جائے گا۔

۱۔ عبد القادر صاحب چنتہ کنٹہ موصی ۹۶۴۸

۲۔ رشید الدین احمد صاحب حیدر آباد دکن ۱۴۳۹۹

۳۔ محمد عبد المقتدر صاحب فاروقی حیدر آباد ۱۲۱۵۲

۴۔ محمد رحمت اللہ صاحب خوشدل " ۸۸۱۴

۵۔ میر احمد علی صاحب " ۱۳۱۱۴

۶۔ احمد حسین سعید صاحب تیماپور ۲۱۵۲

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

مالی سال کا آخر

اور

احبابِ جماعت کا فرض

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال اپریل کے آخر میں ختم ہو رہا ہے جس میں اب صرف چند روز باقی ہیں۔

جماعتوں کے بجٹ آمد اور اب تک اصل آمد لازمی چندہ جات کو دیکھنے سے ظاہر ہے کہ ابھی متعدد بقایا دار جماعتیں ایسی ہیں جن کا ۸۰ فی صدی بجٹ بھی وصول نہیں ہوا۔ اور بعض جماعتوں کی وصولی برائے نام ہوئی ہے۔

ہر جماعت کو انفرادی طور پر اُس کے بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے کمی آمد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ جبکہ احباب جماعت کے اصل آمد اور وعدوں کے مطابق اُن کے ذمہ واجب چندہ جات کا بجٹ تیار کیا جاتا ہے۔ اور اُن کی آمد کی توقع پر سلسلہ کے ضروری اخراجات کا بجٹ منظور کر کے انہیں جاری رکھا جاتا ہے تو پھر آمد کا نہ ہونا کس قدر زیر باری اور نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا احباب کے لئے مشکل نہیں ہے۔

بجٹ لازمی چندہ جات کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر فرد کو اپنے اپنے بجٹ کی مقررہ رقم کو بہر حال پورا کرنے کی تاکید کرتے ہوئے تنبیہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھنا چاہیئے۔ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ نہ خدا پر احسان ہے جو ۔ ۔ ۔ ۔ خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام قرض ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

پس ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر محسوس کرے اور عملی طور پر اُسے پورا کرنے کی فکر کرے۔ عہدہ داران مال اور صدر صاحبان کو چاہیئے۔ کہ مالی سال کے بقیہ آخری ایام اس غرض کے لئے وقف کرتے ہوئے ہر بقایا دار سے وصولی کے لئے خاص کوشش اور جدوجہد کریں تاکہ گذشتہ کمی اور کوتاہی کا ازالہ ہو سکے۔ اور اُن کے حلقہ کے بجٹ آمد کی سو فی صدی وصولی ممکن ہو سکے۔

نیز جن جماعتوں میں وصول شدہ چندہ ابھی مرکز میں نہ بھجوایا گیا ہو اُن کو چاہیئے کہ بلا تاخیر مرکزی چندوں کی رقوم مدوار تفصیل کے ساتھ محاسب قادیان کو بھجوا دیں۔ اور نظارت ہذا میں بھی اطلاع کریں تاکہ آخر مالی سال کے اندر اندر ان کا حساب صاف ہو سکے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال فوری توجہ فرما کر فرض شناسی کا ثبوت دینگے اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ایک مدرس کی فوری ضرورت!

مدرسہ احمدیہ قادیان کے لئے ایک عربی دان معلّم کی ضرورت ہے۔ خصوصیت سے علم منطق، فلسفہ اور عربی ادب کی تعلیمی مہارت رکھنے والے معلم کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ بالمقطع ایک سو روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ رہائشی مکان مفت دیا جائے گا۔ جماعت احمدیہ اور نیز غیر از جماعت معلموں کی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور مبلغ کی تصدیق کے ساتھ آنی ضروری ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

داخل دفتر وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ ۱۰۵ مورخہ ۵۸/۴/۲ بوجہ بقایا اور عدم وصولی چندہ شرط اول و اعلان وصیت داخل دفتر کر دی ہیں۔

۱۔ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرزاق صاحب سکندر آباد ۱۲۲۷۹

۲۔ حبیبہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی عبد الحی صاحب پورینی ضلع بھاگلپور ۹۵۸۹

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے!

خبریں

لندن ۱۴ اپریل۔ آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ روس کا دوسرا مصنوعی سیارہ سپوتنک نمبر ۲ جس میں "لائیکا" نامی کتیا بھی بھیجی گئی تھی۔ جو کچھ دن بعد مر گئی تھی۔ جو زمین کی طرف واپس آتا ہوا امریکہ کے مشرقی ساحل کے جزائر غرب الہند کے پاس جل کر راکھ ہو گیا۔

چنڈی گڑھ ۱۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے ۵۹-۱۹۵۸ء کے مالی سال میں ۲۹ چھوٹی چھوٹی سڑکیں تعمیر کر کے بڑی سڑکوں کے ساتھ ملانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس پر ایک کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ خرچ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس سکیم میں کشتیاں چلانے کی سکیم بھی شامل ہے۔ جو دریا سے بیاس پر نوشہرہ ۔ ہمیرپور ۔ پانی نال [illegible] پر [illegible] کے ذریعہ [illegible] دریا کے آر پار [illegible] کا کام ہو گا۔ ان کشتیوں کے ذریعہ سڑکوں کو ملایا جائے گا کیونکہ یہاں دریا پر کوئی پل نہیں ہے۔

[illegible] ۱۴ اپریل۔ پردھان منتری شری نہرو نے ایک [illegible] دیو جو [illegible] کے سرکردہ اخبار "پیپلز پیپر" میں شائع ہوا ہے۔ کہا ہے کہ ایٹمی تجربات کم سے کم دو سال کے لئے بند کر دیئے جانے چاہئیں۔ اس سے یہ تاثر [illegible] گا کہ تجربات بند کرنے کی طرف بات قدرے آگے بڑھی ہے۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر خروشچیف وزیر اعظم روس کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں ایٹمی تجربے بند کرنے کے متعلق حکومت روس کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ پنڈت نہرو کا یہ مراسلہ مسٹر خروشچیف کے ۴ اپریل کے اس خط کے جواب میں ہے جس میں انہوں نے ایٹمی تجربے بند کرنے کے متعلق حکومت روس کے فیصلہ سے پنڈت نہرو کو مطلع کیا تھا۔ مسٹر خروشچیف کا یہ خط طاس نیوز ایجنسی نے شائع کر دیا ہے۔ اس خط میں پنڈت نہرو سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ بنی نوع انسان کے مفاد کے لئے روس کے فیصلہ کی حمایت کریں۔ پنڈت نہرو نے اپنے مراسلہ میں کہا ہے کہ بھارت سرکار اور عوام ایٹمی تجربے بند کرنے کے متعلق روس کے فیصلہ کی سواگت اور تصدیق کرتے ہیں۔ بھارت کئی سال سے ایٹمی تجربے بند کرنے کی اپیل کرتا رہا ہے اور اس وجہ سے بھارت کو روس کے فیصلہ پر خوشی ہے۔ پنڈت نہرو نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ دوسرے ممالک بھی بہت جلد روس کی طرح فیصلہ کریں گے۔

امرت سر ۱۴ اپریل۔ سردار پرتاپ سنگھ کیروں چیف منسٹر پنجاب نے گوردوارہ چولا صاحب ڈیرہ بابا نانک کے موقع پر منعقدہ ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ کواپریٹو لائنوں پر کھیتی باڑی کرنے کے طریقہ کو اختیار کریں کیونکہ زرعی پیداوار بڑھانے کا سب سے موثر طریقہ ہے آپ نے کہا کہ گذشتہ ۱۰ برسوں میں بھارت باہر سے گیارہ ارب روپے کا اناج منگوا چکا ہے۔ پنجاب کے جفاکش کسانوں کو یہ چیلنج قبول کرنا چاہیئے۔ اور دیش کی قیمتی دولت کو باہر جانے سے روکنے کے لئے سارے ملک کے لئے اناج پیدا کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ پنڈت نہرو نے کہا ہے۔ گورنمنٹ ان کسانوں کو زیادہ سہولتیں دے گی۔ جو کواپریٹو سوسائٹیاں بنا کر کھیتی باڑی کریں گے۔

سردار کیروں نے پنجاب میں قتل کی وارداتوں پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ ان کے انسداد کے لئے ایک قانون بنانا چاہتی ہے جس کے ماتحت مقتولوں کے لواحقین کو مالی امداد دینے کا بوجھ مجرموں پر ڈالا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ جلد ہی امرت سر۔ فیروز پور اور گورداسپور کے اضلاع میں برچھے لے کر چلنے کی ممانعت کر دے گی۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ اب اس امر کا یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر نہرو مئی کے آخر میں تبت کے دورہ پر جائیں گے اور پندرہ دن تک وہاں مقیم رہیں گے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس اور اس کے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جلسہ ۱۰ مئی تک ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا ان دنوں مسٹر نہرو کی مصروفیت زیادہ نہ ہو گی۔ اس لئے یقین ہے کہ وہ وہاں پر زیادہ آرام کر سکیں گے۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ چند ماہ قبل روس کی حکومت نے حکومت ہند کو لکھا تھا کہ وہ کسی ایسے عالم کا انتظام کرے جو روسی عوام کو جنوبی ہند کی زبانوں کی تعلیم دے سکے۔ اس درخواست پر ایک ۲۷ سالہ خاتون کو اس سلسلہ میں منتخب کیا ہے۔ آپ لینن گراڈ یونیورسٹی میں تین سال تک تامل اور تلگو کی تعلیم دیں گی۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ یہاں یہ افواہ ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ پنڈت پنت کو نائب وزیر اعظم بنایا جائے گا۔ اس سے قبل مولانا آزاد مرحوم کو یہ عہدہ پیش کیا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا تھا۔ اس سے قبل سردار پٹیل نائب وزیر اعظم تھے۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ وزیر اعظم شری نہرو نے آج اوکھلا صنعتی ریسرچ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کارخانوں میں مشینوں کی نسبت انسانوں کو زیادہ اہمیت دی ہوگی اور ہمیں ان کی بہبودی کے لئے ضروری قدم اٹھانے ہوں گے۔ مشین کے مقابلہ میں انسان کی اہمیت اس لئے زیادہ ہے کہ اگر انسان کوشش سے کام نہ کرے تو نہ مشینیں ہی کام کر سکتی ہیں۔ اور نہ پیداوار ہی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ صنعتی بستیاں آباد کرنے کی سکیم مجھے پسند آئی ہے۔ کیونکہ ان بستیوں میں عوام کو تمام سہولتیں میسر ہوتی ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ پیداوار اور خوشحالی بڑھے۔

جناب وزیر صاحب خزانہ پنجاب کی قادیان میں آمد

قادیان ۱۱ اپریل۔ آج جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر خزانہ حکومت پنجاب ہمراہی جناب پنڈت گورکھنا تھ صاحب ایم۔ایل۔اے۔ مسٹر خیراتی لال صاحب سابق صدر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی۔ مسٹر کنور لال امرتسر قادیان تشریف لائے۔ سلسلہ کے ذمہ دار افراد اراکین کی ملاقات کے لئے جناب سردار ست نام سنگھ صاحب سب رجسٹرار بٹالہ کے ساتھ احمدیہ محلہ میں بھی تشریف لائے۔ دفتر خلافت میں ان سے ملاقات کی گئی۔ اور مختلف امور پر باتیں ہوتی رہیں۔ ازاں بعد معزز مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

تقریباً ایک گھنٹہ ہمارے ہاں قیام فرمانے کے بعد جناب وزیر صاحب موصوف بذریعہ کار واپس تشریف لے گئے۔ (نامہ نگار)

تفسیر کبیر (جلد چہارم)

جو کہ سورہ مریم۔ سورہ طٰہٰ اور سورہ انبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے اس میں اس احسن طریقے سے عیسائی مذہب کے عقائد مثلاً کفارہ وغیرہ کی تردید کی گئی ہے اور نئے نئے حقائق اور معارف بیان کئے گئے ہیں جو کہ پہلی تفسیروں میں نہیں پائے جاتے۔ اس کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں خریدیئے اور پڑھئے۔ طباعت۔ کتابت تجلید عمدہ ہدیہ آٹھ روپے۔

ملنے کا پتہ: کراچی بکڈپو ۸۲ گولی مار۔ کراچی